منھ چھپائے ہوے کچھ دن مین خزان جاتی ہے
باغبان ہوش مین آ جا کہ بہار آتی ہے

رفتہ کہ یہ کتاب سراپا انتخاب فن باغبانی کا لب لباب موسوم بہ

# تجربہ عطا

معروف بہ

# اسرار باغبانی

جسکو جناب پنڈت بنواری لال فوٹوگرافر متوطن قصبہ
شمس آباد ضلع فتحگڈھ نے بنابر شایقین مرتب کیا

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنو مین طبع ہوا

باراول  قیمت فی جلد ۱۲؍

# دیباچہ

بعد حمد خدا و نعت سرور کائنات یہ فقیر حقیر نیاز آمال پنڈت بنواری لعل فوٹو گرافر متخلص
بہ عطا متوطن قصبہ شمس آباد ضلع فتحگڈھ شائقین کی خدمت مین گذارش کرتا ہے کہ جناب
کنور دیبی بخش سنگھ صاحب تعلقدار ملانیو ضلع سیتاپور کی کہ جنکو باغ کا کمال درجہ شوق تھا دیکھا دیکھی
سے تابعدار کو بھی باغ لگانے کا شوق پیدا ہوا چنانچہ سکونہ مکان کے قریب سنگریزہ ملی ہوئی پیلی مٹی کی
زمین دستیاب ہوئی چونکہ یہ زمین بموقع کی تھی اس وجہ سے اس مین سرنہ لی کی چار پانچ برس تک
کوشش اور جانکشی سے کام لیا مگر کامیابی کا نام مفقود ایک درخت بھی قائم نہوا اے شائقین جب
ہر طرح مایوس ہوا تب کتابون کی تلاش ہوئی جو جو کتابین انگریزی جناب کنور صاحب ممدوح نے فراہم
کی تھین اُنکے خلاصہ پر عمل کیا اور باغبانون کی خوشامد کی ناز برداری کی تب خدا خدا کر کے
چار برس کی کوشش مین امسال کل درخت قائم کر پائے اور امید کامیابی نظر آنے لگی اُسوقت
یہ خیال پیدا ہوا کہ جیسی مصیبت اس کام مین مجکو درپیش ہوئی غالباً وہی اکثر شائقین کو پیش
آتی ہوگی باغبانون اور مالیون کی خوشامد علیحدہ کرنی پڑتی ہوگی بلکہ عجب نہین کہ بعض اصحاب بالکل بیجا
محروم رہتے ہون گے قلمی درختان کا باغ پورا کرنا ٹیڑھی کھیر ہو گئی ہوگی اسکی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ
آج تک کوئی ایسی مستند کتاب اردو زبان مین نہین چھپی جس سے پوری پوری علم نباتات سے
ہر خاص و عام کو واقفیت ہو اگر کوئی چٹکلا کسی باغبان کو معلوم ہوگیا تو وہ بس تعویذ بنگیا راز
نہان مین شامل ہوگیا اکثر صاحبان نے فن باغبانی کی کتابین اردو زبان مین تیار کین مگر چند
ٹکے وصول کرنے کی غرض سے اول تو اُن کتابون سے کماحقہ مطلب برآری غیر ممکن دویم
دو دو تین تین حصہ کر دیے اور قیمت ایسی چھاپی بھاڑ کہ خدا کی پناہ مضمون کی یہ کیفیت
کہ جب تک کل حصہ خرید نہ کیے جاوین سمجھ مین نہین آسکتا تابعدار نے یہ کل خرابیان دور کر کے
باغبانی کے تمام و کمال ہتھکنڈے اور انگریزی مستند کتابون کے خلاصے اور اپنے تجربے
باغبانون کی خوشامد کے نتیجے یہ سب اس چھوٹی سی کتاب مین لکھدیے غرض کہ فن باغبانی
کے متعلق درختان مثمرہ کی ایسی کوئی بات نہوگی جو اس کتاب مین موجود نہو۔ مین دعوے
کے ساتھ گذارش کرتا ہون کہ اس کتاب کی موجودگی مین نہ تو دوسری کتاب کی ضرورت
ہوگی اور نہ باغبانون کی خوشامد کرنا پڑے گی جو صاحب اس کتاب پر عمل درآمد فرماوینگے
وہ ہر قسم کی دقتون سے بچین گے جادو کی طرح کامیاب ہون گے باغبانون کی خوشامد سے

میوار رہینگے اور اپنی محنت کا ثمرہ چشم زدن مین پائین گے - گو یہ بات کہنا چھوٹا منھہ بڑی بات ہے اور اپنے منھہ میان مٹھو بننا ہے مگر ہان شائقین جب تجربہ کرینگے ساری قلعی کھلجائیگی - یہ کتاب بتفصیل ذیل چند فصلون مین تقسیم کی گئی - واللہ عالم بالصواب

## فصل اول دربیان آب و ہوا و وجہ شیرینی و ترشی اثمار و تجویز اراضی

بیان آب و ہوا - واضح رہے کہ آب و ہوا کا اثر مثل انسان کے نباتات پر بھی بڑا بھاری پڑتا ہے - اسی وجہ سے جو درخت سرد ملکون مین ہوتے ہین وہ گرم مین نہین ہوسکتے اور جو گرم مین ہوتے ہین وہ سرد مین نہین ہوسکتے پس شائقین کو درخت نصب کرنے سے پہلے اس امر کا ضرور خیال کرلینا چاہیے کہ کون درخت کس سرزمین کے لائق ہے - ورنہ ناکامیابی سامنے کھڑی ہے - اس بات کا اندازہ کہ کون درخت کس جگہ کی آب و ہوا پسند کرتا ہے آگے چلکر آپ کو ہر درخت کے بیان مین معلوم ہو جائیگا -

وجہ شیرینی و ترشی اثمار - یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ جس زمین مین چونہ لوہا - کوئلہ - نمک - کا شمول ہے وہان کے پھل ہر بات مین بہتر اور افضل ہون گے کیونکہ چونے اور نمک کو شیرینی اور لوہے کو خوش ذائقی کوئلہ کو وزن اثمار مین پورا پورا دخل ہے کوئلہ مین آکسیجن کھینچنے کی قدرتی کشش موجود ہے اور آکسیجن کے ذریعہ سے وزن اثمار مین ترقی ہوتی ہے پس ان جزون کا جس اراضی مین شمول ہو وہان باغ لگانا لاحاصل ہے عموماً یہ چارون جز اس زمین مین ہوتے ہین جہان کی مٹی دور س سیاہی مائل اور ملائم ہو اور خشک ہونے پر درہ ندیتی ہو - سیاہی مائل سخت زمین مین کم اور پیلی مٹی کی سخت زمین مین کوئلہ جز نہین ہوتا اسی وجہ سے اس قسم کی زمین مین جو درخت پیدا ہونگے اُنکے پھل خوش ذائقہ اور شیرین ہونگے مگر کم وزن ہونگے - سنگریزہ اور مونٹی بالو ملی ہوئی اور شور زمین مین ان جزون کا نام مفقود ہے ایسی زمین مین درختان ثمرہ کا حسب مراد پھل دینا نہایت غیر ممکن ہے اول تو درخت ہی قائم نہوگا بر تقدیر اتفاقیہ ایسا ہو بھی گیا تو درخت ہمیشہ مریض رہیگا اور عمر طبعی کو نہ پہونچے گا - پھر حسب مراد پھل دینا کس کا نام ہے ایسی ناکارہ زمین کی شان مین جناب شیخ سعدی صاحب فرماتے ہین س

| زمین شور سنبل برنیارد | درو تخم عمل ضائع مگردان |
| --- | --- |

محض یا کیلو کی زمین میں پھل میٹھا ہوگا مگر وزن میں زیادہ ہوگا کیونکہ اُسمین کوئلہ کا جز کافی ہوتا ہے جن شائقین کو اس قسم کی زمین نہ دستیاب ہو جس میں یہ چاروں جز مذکورہ بالا موجود نہ ہوں اُنکو لازم ہے کہ حسب ترکیب ذیل اراضی درست کرکے باغ لگاویں ورنہ کوئی نہ کوئی نقص ضرور پیدا ہوگا یا تو درخت ہی مشکل سے قائم ہوگا یا وزن اور ذائقہ میں فرق پیدا ہوگا۔

**ترکیب درستگی اراضی** - درخت نصب کرنے سے پہلے تمام باغ کی زمین خواہ عمدہ ہو یا خراب وہاں تک گہری کھدوائی جاوے جہاں تک زمین میں تری موجود ہو بلکہ ہر سال دو مرتبہ اسی طرح کھدوانا چاہیئے۔ بعدہ جس جس مقام پر درخت نصب کرنا ہو وہاں پر تھالہ بطور گڑھے کے اُتنا لمبا چوڑا جتنا کہ نیچے ذکر ہوگا کھدوا کر اگر زمین عمدہ ہو تو وہی مٹی تھالہ میں بھر دی جاوے جب دو ایک پانی اچھے خاصے برس جاویں اور مٹی کی تہ بیٹھ جاوے اُسوقت درخت نصب کیے جاویں اس عمل سے یہ فائدہ ہوگا کہ تھالہ کی زمین ملائم ہوجاوے گی تو نوعمر درخت کی جڑیں آسانی سے جزو ہوتی جاویں گی اور درخت جلد بارآور اور توانا ہوگا بر تقدیریکہ زمین عمدہ قسم کی نہیں ہے تو آم وغیرہ قدآور درختوں کے واسطے ڈیڑھ گز لمبا چوڑا اور گہرا گڑھا جن جن مقامات پر درخت نصب کرنا ہو کھدوائے جاویں اور اُنکی نکلی ہوئی مٹی دور کر دی جاوے اور دیگر درختان شمو کے واسطے جن کا چھوٹا قد ہوتا ہے ایک گز گہرا اور ڈیڑھ گز چوڑا گڑھا کافی ہوگا بعدہ بترکیب ذیل مٹی تیار کرکے شروع بارش میں بھر دی جاوے نصف ایام بارش گذرنے پر یا اختتام بارش پر ماہ کاتک میں جبکہ مٹی داخل کردہ کے کل اجزا سڑ جاویں اور تہ بیٹھ جاوے درخت نصب کیے جاویں اس زمین کے درخت کو نہ تو کوئی مرض ہوگا اور نہ درخت ضائع ہوگا اور لطافت اور عمدگی میں پھل نہایت عمدہ ہوگا۔ سرسبز شاداب اور طاقتور ہوگا۔ اس ترکیب سے ایک مرتبہ شور زمین میں بھی درخت پیدا ہو سکتا ہے۔

## مٹی تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے

اول دو رس سیاہی مائل مٹی کو مثل آٹے کے باریک کرلیں بعدہ سرخی اینٹ کی باریک پسی ہوئی کو بکر باریک لیا ہو چونا برادہ استخوان سوختہ یا برادہ گھونگھہ سوختہ کسیس سجی نمک کھاری نمک سانبھر کل اجزا باریک پیسکر چھپہ میں مٹی مذکورہ بالا

۲ ماہ ۱۰ ماہ ۲ ماہ ۲ ماہ

مین ملاکر ایک یا چند برتنون مین بھرین اور بقدر ضرورت پانی ڈالکر چلا دیوین اور دومن
گوبر علیحدہ کسی برتن مین پانی ڈالکر رکھدین جب یہ کل اجزا سڑ جاوین اور قریب خشک
ہونے کے پہونچین سب کو باہم ملاکر مثل آٹا کے کرکے ایک حصہ یہ تیار کردہ مٹی اور دو
حصہ اور تازہ سیاہی مائل مٹی ملاکر گڈھے مین بھردین قبل شروع ہونے بارش کے ۔
بدرجۂ مجبوری جس زمین مین معمولی خرابی واقع ہو تو نسخہ ذیل سے بھی کام نکل جاتا ہے مگر وہ
بات نہین صرف کام ہی کام نکلتا ہے

دوسرا نسخہ

دو رس عمدہ مٹی جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے برگ ابنہ خشک شدہ اور باریک کئے ہوئے
گوبر بالکل گلی سڑی ہوئی ۔ کل اجزا کو باریک کرکے باہم ملاکر ایک یا چند برتنون مین رکھ کر
ہر ایک گڈھے مین بھر کر درخت نصب کرنا چاہیے ۔ واضح رہے کہ دونون نسخون کی مٹی
نہ بالکل گیلی ہو اور نہ بالکل خشک ہی ہو ایسی ہونا چاہیے کہ ہاتھ کے ذریعہ مثل آٹا کے
ہو جاوے اور جب گڈھون مین بھر دی جاوے تو تھوڑی تھوڑی الکر دابا جاوے جس مین
مٹی کی تہ بیٹھتی جاوے اس مقام پر یہ بات ضرور بحث طلب ہے کہ جب عمدہ مٹی تھالہ مین بھری
گئی تو اس مصالحہ کی کیا ضرورت ہے یہ اعتراض بجا ہے مگر جس وقت
درخت کی جڑین اس مٹی سے گذر کر اصلی زمین کی مٹی مین پہونچین گی تو پھر وہی
خرابی پیدا ہوگی بغیر مصالحہ کی خالی مٹی مین اتنی طاقت نہین ہے کہ جو اپنے حصہ کی
جڑون مین و نیز اصلی زمین مین پہونچی ہوئی جڑون کو طاقت پہونچا سکے اس مصالحہ
کے شمول سے صرف یہی مطلب ہے کہ جو درخت کی جڑین اس مٹی سے گذر کر اصلی
زمین کے حصہ مین پہونچینگی اُنکو غذا یہ پہونچتا رہے گا یہ بات بھی ضروری قابل
گوش گذار ہے کہ درختون کا فاصلہ مقدار مناسب پر ہونا چاہیے ورنہ اُنکی بار آوری
مین بہت کچھ نقص واقع ہوگا اور درخت لمبا تاڑ کے مانند چلا جاوے گا اکثر دیکھا گیا ہے
کہ درخت نہایت ہی قریب لگائے گئے اور ایک ایک تھالہ مین چار چار پانچ پانچ
درخت اُنکی وہی کیفیت نظر آئی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے ہندی مثل ہے
کہ باغ لگے مگر لگ نہ پائے اس کا مطلب یہ ہے کہ باغ لگایا جاوے تو درخت
سے درخت نہ لگنے پاوین اتنے فاصلہ سے درخت نصب کرنا چاہیے میری دانست
مین آم کا تخمی درخت کم از کم تیس تیس گز کے فاصلہ پر ہو اور پیوندی جیسے قلمی

کہتے ہیں بیس گز کے فاصلہ پر ہونا چاہیے اور دیگر درختان کا مثل ترشاوہ وغیرہ کے ۱۰ یا ۱۲ گز کا فاصلہ کافی ہوگا۔

## فصل دوسری دربیان اجراے نسل درختان مثمرہ

واضح ہو کہ درختان مثمرہ سات طریقے سے پیدا ہوتے ہیں اور تیار کیے جاتے ہیں تخم سے پیوند سے قلم سے چشمہ سے دبا سے انشا سے نوتخما سے۔

تخمی یا بیجو درخت وہ کہلاتا ہے جو تخم کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے پیوندی وہ کہلاتا ہے کہ ایک درخت کی شاخ دوسرے درخت میں وصل کی جاوے غلط البیانی کی وجہ سے اسی پیوندی درخت کو لوگ قلمی کہتے ہیں۔ قلمی وہ درخت ہے کہ کسی درخت کی شاخ کاٹ کر زمین میں دفن کرنے سے درخت پیدا ہو۔ چشمہ وہ کہلاتا ہے کہ کسی درخت کی آنکھ نکال کر دوسرے درخت میں وصل کی جاوے اور اُس آنکھ سے شاخ نکلکر درخت پیدا ہو۔ دبا وہ کہلاتا ہے کہ کسی درخت کی شاخ زمین میں دفن کی جاوے اور اُس دبے ہوے مقام سے جڑیں نکل کر درخت پیدا ہو۔ انشا اُس ترکیب سے مراد ہے کہ بلا ذریعہ زمین کے کسی درخت کی شاخ میں مٹی باندھی جاوے اور اُس مقام سے جڑیں نکلکر درخت قائم ہو۔ نوتخما اُس درخت کو کہتے ہیں کہ کسی درخت کی جڑ میں شاخ نکلے اور اُس نکلی ہوئی شاخ سے درخت قائم ہو۔

**تخم بونے کی ترکیب**۔ ہر درخت کے تخم بونے کا قاعدہ جہان اُس کا بیان ہوگا لکھی جاویگی۔

**پیوند لگانے کا قاعدہ**۔ فصل انبہ میں آئندہ بیان ہوگا۔

**قلم لگانے کا قاعدہ**۔ پیشتر بقدر ضرورت ایسی زمین جہان دھوپ کا گذر ہو سایہ میں ہو مگر شبنم وہان پہونچتی رہے معمولی کھاد دیکر تیار کی جاوے یا گملون میں عمدہ مٹی بھر کر ایسی جگہ رکھے جاوین جب تھوڑا حصہ برسات کا گذر جاوے تو جس درخت کا قلم لگانا ہو اُسکی پتلی پختہ شاخ لیکر کہ جو نہ تو بہت پرانی ہی ہو اور نہ بالکل نئی ہو ایک فٹ سے ڈیڑھ فٹ تک کاٹکر قریب نصف کے زمین میں دبا دینا چاہیے اور قریب نصف کے اوپر کھلی رہے۔ اس شاخ کا اوپر اور نیچے کا کنارہ ترچھا مطابق شکل نمبر ۱ کے کاٹنا چاہیے اور شکل نمبر ۲ ترچھا کاٹنا چاہیے اس ترکیب سے میوہ دار درخت

بہت کم پیدا کیے جاتے ہین ہان البتہ پھولون کے درختون کے واسطے یہ مخصوص ہے میوہ دار درختون مین سے مندرجۂ ذیل درختون کا قلم لگایا جاتا ہے مگر مشکل سے تیار ہوتا ہے۔ الوچہ۔ آلو بخارا یلم توت۔ بہی۔ انگور۔ ناسپاتی۔ سیب۔ انار۔ چکوترہ۔ مٹھا۔ لیمون ہر اقسام کے۔

خوبانی۔ انجیر۔

شکل نمبر۱

شکل نمبر۲

مطابق اس شکل کے ترچھا دفن کرنا چاہیے

**چشمہ لگانے کا قاعدہ**۔ چشمہ باندھنے کے واسطے ہمجنس بیجو کا ہونا نہایت ضروری ہے یعنی جس درخت کا چشمہ لگانا ہو اُسی کا بیجو بھی ہو غیر جنس کا چشمہ ہرگز قائم نہوگا مثلاً لیمون نارنگی کے واسطے عموماً کھٹا خصوصاً مٹھا کا ہونا ضروری ہے اگر آپ سیب یا بہی کے بیجو پر نارنگی وغیرہ کا چشمہ لگا دین تو ہرگز قائم نہوگا یا کھٹا وغیرہ پر سیب بہی کا چشمہ باندھین تو وہ بھی وصل نہوگا لہذا جس درخت کا چشمہ باندھنا منظور ہووے اُسکی جنس کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔ چشمہ کا رواج اس وجہ سے زیادہ ہو گیا ہے کہ چشمہ کے ذریعہ کا درخت تیار کیا ہوا بمقابلہ بیجو کے نہایت خوش ذائقہ اور جلد بار آور ہوتا ہے۔ چشمہ لگانے کی ترکیب یہ ہے کہ اول سال بیجو تیار کرے یعنی جس درخت پر چشمہ لگانا ہو اُس کا تخم بو دیوے جب درخت جمکر تیار ہو تو بقاعدہ فصل انبہ پہلے سال مین تین مرتبہ جگہ تبدیل کرے اور دوسرے سال مین دو یا تین مرتبہ جگہ تبدیل کرے آخر مرتبہ مین ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر درخت قائم کر دیے جاوین جب یہ درخت اُس جگہ قائم ہو جاوین اور جگہ پکڑ لیون یعنے نئی پتیان نکلنا شروع ہون مطابق شکل نمبر۲ کے زمین سے قریب ۲ انچہ کے تنہ چھوڑ کر سر کاٹ دیا جاوے اور اُس درخت کی شاخ جسکا چشمہ لگانا منظور ہے جو نہ تو بہت پرانی ہو اور نہ بالکل نئی ہووے پتلی اور پختہ ہووے اصلی درخت مین سے اُس مقام سے کاٹی جاوے جہان سے شاخ پیدا ہوئی ہو۔ پس اُس شاخ کا اول اور آخر حصہ بشکل نمبر۴ کاٹ ڈالا جاوے باقیماندہ اس

درمیانی حصہ مین جس جس مقام پر پتے ہین وہی آنکھ کی جگہ ہے اور اُسی مقام سے شاخ
پیدا ہوتی ہے - جس روز چشمہ لگانا منظور ہو اُس روز قریب ۵ بجے شام کے یہ شاخ
اصلی درخت سے جدا کر کے فوراً پانی مین ڈالکر سایہ مین رکھدی جاوے - ۹ یا ۱۰ بجے
کے قریب پانی سے نکالکر حفاظت کی جگہ سبز گھاس پر شبنم مین رات کو رکھدی جاوے -
علے الصباح پیشتر بیجو کے تنہ مین زمین سے چار پانچ انگل اونچا قریب دو انچہ کے شگاف
دیوے (دیکھیے شکل نمبر ۳) بعدہ اُس شاخ مذکورہ بالا مین سے جس مقام پر پتہ ہے اُس
مقام سے نصف انچہ اوپر سے اور نصف انچہ نیچے تک چھال مع پتہ کے تراشی جاوے
(مطابق شکل نمبر ۴ کے) اور شگاف دی ہوئی بیجو کی کھال کو چاقو سے ہٹا کر وہ آنکھ اُس مین
داخل کر دینا چاہیے اُسکے اوپر وہ جگہ بچا کر جہان آنکھ ہے اس طرح بان سے مضبوط
باندھ دینا چاہیے کہ چھال کے دونون کنارے باہم مل جاوین یا قریب ملنے کے پہونچ جاوین
مگر آنکھ کی جگہ کھلی رہے اور اوپر سے ذیل کا مصالحہ آنکھ کی جگہ چھوڑ کر لیپ کر دیوے
جسوقت یہ آنکھ بیجو مین داخل ہو جاوے گی اس آنکھ سے شاخ پیدا ہوگی اس شاخ کو بحفاظت
رکھنا چاہیے علاوہ اُسکے اور جو شاخین بیجو مین نکلین اُنکو کاٹ ڈالنا چاہیے جس وقت
آنکھ سے نکلی ہوئی شاخ بذات خود ایک درخت بن جاوے کام مین لاوین جہان چاہین
نصب کرین رہگیا یہ معاملہ کہ کونسے درخت کا کس وقت چشمہ لگانا چاہیے وہ آپکو آئندہ ہر درخت کے
بیان مین ملے گا اور مندرجہ ذیل درخت چشمہ کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہین - چکوترہ - لیمون
ہر قسم نارنگی ہر قسم - آڑو - الوچہ - آلو بخارا - پلم - سیب - بہی - بیر - خوبانی - ناسپاتی - بادام

نوٹ - ۱ - جسوقت یہ شاخ درخت سے چشمہ کے واسطے علیحدہ کی جاوے کل کارروائی ۸ گھنٹہ
کے اندر ہو جانا چاہیے ورنہ آنکھ خراب ہو جاوے گی -

۲ - اُس شاخ کو دھوپ سے بہت بچانا چاہیے -

۳ - جس شاخ کا چشمہ لگانا ہے اوسکے پتہ کاٹ ڈالنا چاہیے اور ڈنڈی پتہ کی شاخ مین لگی رہے

شکل نمبر ۱
اس خط سے ۲ انچہ چھوڑ کر
اوپر کا حصہ کاٹ ڈالنا چاہیے

شکل نمبر ۲
اوپر کا حصہ بیکار ہے
نیچے کا حصہ بیکار ہے

اس شاخ مین جس جس مقام پر خط لگا ہے
اُس مقام سے اوپر نیچے کا حصہ کاٹ ڈالنا
چاہیے اور پتہ کاٹ کر ڈنڈی باقی رہنے دینا چاہیے
اب یہ درمیانی حصہ شکل نمبر ۲ کے رہگیا

شکل نمبر ۳

بعد کاٹے جانے پتونکے درمیانی حصہ
کا ما آمد کی یہ شکل رہیگی
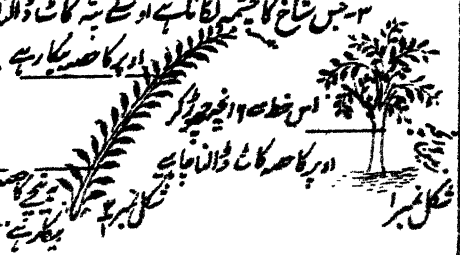
الف کے داہین بائین کی چھال ہٹا کر چشمہ ظاہر
کرنا چاہیے کیونکہ الف کے مقام پر شگاف دیا ہوا ہے
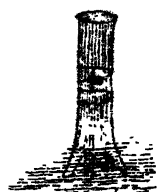
شکل نمبر ۲

جس جس مقام پر آڑے خط لگے ہین وہان سے
آنکھ مع چھال کے وہ مقام پتہ کے جس کے
ڈنڈی لگی ہے تراشی جاوے گی
ہر خط کے درمیان مقام چشمہ ہے
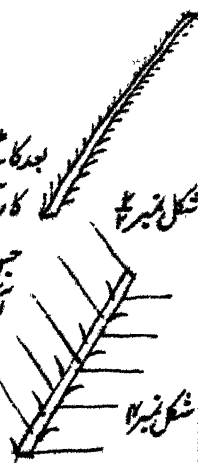
شکل نمبر ۱

اس شکل کے درمیان مین جو خط بشکل الف ہے
وہ چشمہ کا مقام ہے اور داہنی جانب الف
مین جو نقطہ نظر آتا ہے وہ چشمہ کھلا ہوا ہے اور
ترچھی لکیرین بان کی بندش مین

نمبر شکل چشمہ

**دبا لگانے کا قاعدہ** ۔ جس درخت کا دبا لگانا منظور ہووے اُسکی پتلی پختہ شاخ کے درمیان مین بشکل نمبر ۱ کھال چھیلکر چھال کے اندر کی لکڑی باقی رہنے دی جاوے اور وہ چھلا ہوا مقام بشکل نمبر ۲ زمین مین داب دینا چاہیے اور ہر وقت پانی سے تر رکھنا چاہیے اسی دبے ہوے مقام سے جڑین پیدا ہونگی اور زمین سے باہر نکلی ہوئی شاخ انھین جڑون سے پرورش پانے لگے گی جب وقت یہ معلوم ہو کہ یہ شاخ نکلی ہوئی جڑون سے پرورش پانے لگی تو شاخ کا وہ حصہ جو درخت کی جانب ہے بدفعات تین مرتبہ زخم دے دے کر اسطرح علیحدہ کرنا چاہیے کہ پہلی مرتبہ ایک حصہ لکڑی کاٹی جاوے اور دو حصہ باقی رہنے دی جاوے دوسری مرتبہ دس بارہ روز کے بعد ایک حصہ اور کاٹ دی جاوے اور ایک حصہ لگی رہے پھر پندرہ روز کے بعد یہ بقیہ ایک حصہ بھی کاٹ دیا جاوے اور چند روز درخت کو اُسی جگہ پرورش پانے دے تاکہ اُسکے ضائع ہونے کا احتمال جاتا رہے بعدہ دوسری جگہ جہان مزاج چاہے لگا دیا جاوے بہر تقدیر درخت کی اونچی شاخ ہو کہ جس کا دبا زمین مین نہ لگ سکے تو گملون مین عمدہ بھر کر مچان پر رکھکر یہی عمل

عمل کرنا چاہیے دبا لگانے کا عمدہ موسم شروع بارش سے آخر تک ہے دبا کے ذریعہ سے جو جو درخت تیار ہوتے ہیں انکا مفصل بیان آگے ہوگا مختصر طور پر یہ ہے کہ ہر اقسام کے ترشاوے کے درخت اور لیچی۔ آڑو۔ لوکاٹ کے درخت تیار کیے جاتے ہیں۔

شکل نمبر ۱ — چھلا ہوا مقام

شکل نمبر ۲ — دبا ہوا مقام

**انٹا باندھنے کا قاعدہ**۔ انٹا اور دبا کا اصول قریب قریب ایک ہی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ دبا گملہ یا زمین کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے اور انٹا بلا کسی ذریعہ کے اور اس ترکیب سے صرف لیموں نارنگی و لیچی کے درخت تیار ہوتے ہیں مگر اس ترکیب کا بہت کم رواج ہے۔ عموماً کل درخت چشمہ۔ قلم اور پیوند کے ذریعہ سے تیار کیے جاتے ہیں انٹا کی ترکیب یہ ہے کہ بقاعدۂ دبا کے شاخ درخت کی چھیلکر مٹی ترکیب ذیل تیار کر کے چھلے ہوئے مقام پر قریب تین انچ کی موٹائی کے گیند کی شکل پر لگا دیتے ہیں اوپر سے کوئی کپڑا یا ٹاٹ وغیرہ لپیٹ دیتے ہیں تاکہ مٹی پانی سے بہ نہ جانے اور ہر وقت اس مٹی کو تر رکھتے ہیں کسی وقت خشک نہیں ہونے دیتے پانچ چھ ماہ میں اس مٹی میں شاخ سے جڑیں پیدا ہونگی جب یہ درخت ان جڑوں سے پرورش پانے لگے مطابق ترکیب دبا کے شاخ کاٹ دی جاوے اور فوراً زمین میں نصب کر دینا چاہیے۔ جب یہ درخت یہاں روئیدگی حاصل کرنے لگے مستقل جگہ قائم کر دیا جاوے یہ کل باتیں آپ کو شکل صفحۂ مابعد سے ظاہر ہونگی۔ مٹی تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے۔

| عمدہ دورس مٹی | سڑا ہوا گوبر | سرسون کی کھلی |
|---|---|---|
| ۲ مار | ۱ مار | — مار |
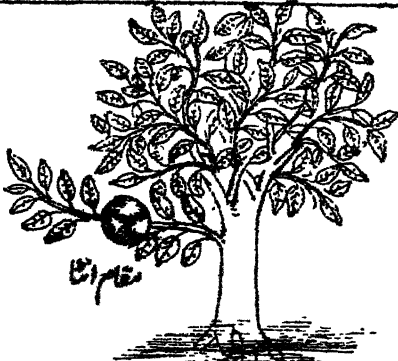
**نوشا لگانے کا قاعدہ** — اس ذریعہ سے خاصکر کیلہ اور بیل کے درخت تیار ہوتے ہین درختوں کی جڑون مین سے جو شاخین نکلتی ہین اُنکو بمعہ کچھ حصہ جڑون کے کاٹ کر نصب کر دیتے ہین بعد چند روز کے درخت تیار ہو جاتا ہے۔

## فصل تیسری در بیان انبہ

واضح رہے کہ درخت انبہ پر آب و ہوا اور زمین اور ترکیب کا جتنا اثر قوی پڑتا ہے اتنا کسی دوسرے درخت پر نہین پڑتا یہی وجہ ہے کہ آم کی اتنی شکلین اور قسمین ہو گئی ہین کہ جو شمار سے باہر ہین اس کا ثبوت یہ ہے کہ جس شہر جس قصبہ جس موضع مین آپ جائیے گا ہر جگہ نئی نئی قسمین آپ کو نظر آوینگی بہت کم ایسا ہوگا جو ایک قسم کے آم آپکو چند جگہ ملین اسکی خاص وجہ یہی ہے کچھ بے ترتیبی کی وجہ سے کچھ آب و ہوا اور زمین کی خاصیت کیوجہ سے ایک قسم کی ہزارون قسمین ہوگئین مسٹر فرمنجر لکھتے ہین اگر ترکیب کے ساتھ درخت تیار کیے جاتے تو یہ بات ہرگز نہ پیدا ہوتی یہ خاصیت پروردگار نے صرف آم ہی کو عطا کی ہے کہ ترکیب کی وجہ سے اسکی صورت شکل رنگ بو مین فرق پیدا ہو سکتا ہے یعنی پھل کی شکل بالکل تبدیل ہو سکتی ہے۔

آم کا درخت دو قسم سے تیار کیا جاتا ہے اول تخم کے ذریعہ سے دویم پیوند کے ذریعہ سے جسکو غلط البیانی کی وجہ سے لوگ قلمی کہتے ہین پیوندی درخت کو تخمی پر صرف اسوجہ سے ترجیح ہے کہ پیوندی درخت مین بوجہ ترکیب کے سیکڑون عمدگیان پیدا ہوگئین اور سب سے عمدہ بات یہ ہے کہ پیوندی درخت بہت جلد بار آور ہوتا ہے صرف اسمین نقص اتنا ہی ہے کہ بمقابلہ تخمی کے اسکی عمر بہت کم ہوتی ہے تخمی درخت بھی اگر

بموجب ہدایت کتاب ہذا تیار کیا جاوے تو بمقابلہ پیوندی کے ہو سکتا ہے اور چھ سات برس مین پھل دینے لگتا ہے اور تخمی کی عمر بمقابلہ پیوندی کے دوچند ہوتی ہے۔ مین یقین دلاتا ہون کہ اگر تخمی درخت اصول علمی کے ساتھ تیار کیا جاوے تو کسی طرح پیوندی سے کم نہوگا۔

آم کا تخم بونا۔ عمدہ قسم کے آمون کے تخم بہم پہونچا کر آخر اساڑھ یا شروع ساون مین چھ چھ انچہ کے فاصلہ پر گٹھلی کو شہد مین لپیٹکر بو دیوے مگر جہانتک ممکن ہو ایسے وقت مین گٹھلی بوئی جاوے کہ کلہ یعنی درخت ایسے وقت نکلے جبکہ چاندنی رات ہو یعنے اجیالا پاکھ ہو کیونکہ اجیالے پاکھ کے نکلے ہوے درخت مین شیرینیت زیادہ ہوتی ہے اور اندھیرے پاکھ والے مین کم۔ جس وقت یہ درخت جم کر تیار ہو اور ہنوز اسکے پتے سرخ ہی ہون سبز ہونے پاوین درخت کو مع گٹھلی اوکھاڑ کر اور اسکی جڑ بالکل کاٹ کر نیز گٹھلی علیحدہ ہونے پاوے کہ دوسری جگہ نصب کر دیوے اور پانی دیدیوے جسوقت درخت مین نئی پتیان نکلکر سبز ہو جاوین پھر اوس درخت کو مع قلیل مٹی کے اُکھاڑ کر اور جڑ کاٹ کر ایک انگل جڑ باقی رکھی جاوے تو دوسری جگہ نصب کر دیوے جس وقت اس مقام پر بھی درخت جڑ پکڑ لیوے اور نئی پتیان نکل کر سبز ہو جاوین درخت کو کھاند کر دو انگل جڑ چھوڑ کر باقی کاٹ کر تیسری جگہ لگادیوے چوتھی مرتبہ بھی حسب ہدایت متذکرہ بالا عمل درآمد کرے اس مرتبہ تین یا چار انگل جڑ قائم رکھی جاوے اور ایک یا ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر درخت لگادیوے غرضیکہ اختتام کاتک تک چار مرتبہ جگہ تبدیل ہونا چاہیے بعدہ سال بھر تک اسی جگہ پرورش ہونے دیوے دوسرے سال ایام بارش مین تھوڑی تھوڑی جڑ کاٹ کر دو مرتبہ جگہ تبدیل کرے تیسری مرتبہ ماہ کاتک مین یا آئندہ موسم بارش مین بغیر کاٹے ہوے جڑ کے مستقل جگہ درخت لگا کر پرورش کرے گو اس ترکیب کے تیار شدہ درخت کی تیاری مین ایک سال کا وقت زیادہ لگتا ہے مگر لطافت اور عمدگی اور بیروشگی اور وزن مین پھل اصل سے کئی درجہ بہتر ہو جاتا ہے اس ترکیب کا تیار شدہ درخت چھتر دار اور پست قد اور نہایت خوبصورت ہوتا ہے میرے خیال اور تجربہ سے جسوقت یہ درخت تیار ہوگا اور اس کا تخم عمدہ درخت کا ہوگا تو پیوندی سے سبقت لیجاوے گا۔ وقت تبدیلی جگہ کے آبپاشی کا عمدہ انتظام رہے ورنہ درخت ضائع

جاویگا یا کوئی نہ کوئی مرض پیدا ہوجاویگا بشرطیکہ نہونے بارش یا کمی بارش کے ہفتہ وار آبپاشی ہونا چاہیے اگر اعتدال کے ساتھ بارش ہوتی رہے تو آبپاشی کی کوئی ضرورت نہین جسوقت درخت کی جگہ تبدیل کی جاوے پانی دیدینا چاہیے۔

## نوٹ

۱۔ گٹھلی چھوٹی کرنا۔ اگر ان درختون کی گٹھلی چھوٹی کرنا منظور ہووے تو اشیاے ذیل کا گولہ بنا کر اُس تھانولہ مین جہان درخت ہمیشہ قائم رہے رکھدیوے اور اُس گولہ کے اوپر درخت نصب کرے یہ مصالحہ ہر ایک تھانولہ کے واسطے ۴ تار کافی ہوگا۔ مصری۔ مہوا۔ ملٹھی۔ گوشت بحصہ برابر۔

۲۔ پھل بہت بڑا کرنا۔ گھوڑے کے پیشاب سے ہمیشہ آبپاشی کرنے سے نوعمر درخت کے پھل کا وزن بڑا ہوجاتا ہے یا پرانے درختون مین جڑین کھولکر کھاد دینے اور جڑین چھانٹنے سے پھل کا وزن بڑا ہوتا ہے

۳۔ بارہ ماسی بنانا۔ اگر درخت کا بارہ ماسی بنانا ہو جو ہمیشہ پھل دیوے تو ہرن اور سور کی چربی۔ گھی۔ شہد۔ سرسون۔ انکول کی جڑ ہموزن کوٹ کر پانی مین جوش دیکر پھل لگنے تک آبپاشی کرے یا بارہ برس تک بور یعنے پھول توڑتا رہے تو بارہ ماسی ہوجاویگا۔

۴۔ بیدتیان بنانا۔ بال کی گٹھلی کا درخت جیٹھ مین پھل دے گا اور گدر کے آم کی گٹھلی کا درخت بیدتیان ہوگا۔

۵۔ پھل مین خوشبو پیدا کرنا۔ اگر کسی درخت کے پھل مین خوشبو پیدا کرنا منظور ہووے تو بیشتر گٹھلی کو کسی برتن مین رکھکر دو دھ خام اور مصری اور جو خوشبو پیدا کرنا منظور ہووے نہایت تیز ڈالکر ایک ہفتہ تک بھیگنے دے اور منھ برتن کا کسی دوسرے برتن سے ڈھانپ دے مگر ہوا تھوڑی مقدار مین پہونچتی رہے اگر درمیان مین دودھ خشک ہوجاوے تو اور دودھ اور مصری مع خوشبو کے ڈالدینا چاہیے بعد ایک ہفتہ کے گملے مین عمدہ مٹی بھر کر گٹھلی بو دینا چاہیے مگر گٹھلی کے اوپر ایک دو انگل سے زیادہ مٹی نرہے اور دودھ اور

مصری اور خوشبو مین تدریب پانی ملاکر آبپاشی کرتا رہے
جسوقت درخت بجھے اور درخت سیدھا ہونے پاوے نہایت
احتیاط سے درخت کے پاس کی مٹی ہٹا دے اور گٹھلی کے
اندر اُس سوراخ مین جو درخت نکلنے سے ہوجاتا ہے وہی
خوشبو بھردین اس ترکیب سے پھل مین نہایت تیز خوشبو
پیدا ہوجاویگی یہ گٹھلی جسوقت اُگے دو برس تک حسب ہدایت
متذکرۂ بالا گملون مین جگہ تبدیل کرتا رہے۔ گملون مین صرف
اسوجہ سے جگہ تبدیل کرنا چاہیے کہ آبپاشی قلیل صرفہ مین ہوتی
رہے جب تک مستقل جگہ پر درخت نصب نہ کیا جاوے یعنی
دو برس تک دودھ اور مصری اور خوشبو مین پانی ملاکر آبپاشی
کرتا رہے جس وقت یہ درخت مستقل جگہ قائم کردیا جاوے
معمولی طور سے پانی سے آبپاشی کی جاوے۔ اگر ممکن ہو تو پھل
آنے تک دودھ وغیرہ سے آبپاشی کی جاوے ورنہ کوئی ضرورت
نہیں۔ درخت کے پھل مین وہی خوشبو آویگی جس سے
آبپاشی کی گئی ہے۔ دودھ کی وجہ سے ملاحیت اور مصری کی وجہ سے شیرینیت
پیدا ہوگی۔

۶۔ پھل مین رنگت پیدا کرنا۔

جسوقت گٹھلی سے کلہ نکلے فوراً گٹھلی کھولکر جو رنگت شنگرف
وغیرہ دینا منظور ہووے گٹھلی کے سوراخ مین جو درخت نکلنے
سے ہوجاتا ہے بھیگر بھر دیوے اور گٹھلی بدستور مٹی سے
دباکر آبپاشی کرتا رہے اگر درخت خوشبودار بنایا گیا ہے تو یہ
رنگ ہمراہ خوشبو کے جیسا کہ نوٹ نمبر ۵ مین بیان ہوا ہے
گٹھلی مین رکھنا چاہیے۔

۷۔ آم کی جڑون مین تازہ کوڑا کھاد دینا منع ہے کیونکہ تازہ کوڑا
اور کھاد سے اکثر دیمک وغیرہ پیدا ہوکر درخت کو ضائع کردیتی ہے اور اکثر

مرض بھی پیدا ہو جاتا ہے جو طریقہ کھاد دینے کا مقرر کیا گیا ہے جس کا بیان آئندہ ہوگا اسی طریقہ سے دینا چاہیے۔

۸۔ ہر ایک قسم کے میوہ دار درخت اسی ترکیب سے بونا چاہیے اور تبدیل جگہ کرنا چاہیے جیسا کہ آم کے واسطے لکھا گیا ہے۔

۹۔ کسی پھل والے درخت کے قریب کیلا لگانا کسی طرح مناسب نہین ہے کیونکہ کیلا کا درخت زمین کی رطوبت بہت دور تک کی بدرجۂ غایت کھینچتا ہے اگر لگائے بھی جاوین تو زیادہ فاصلہ سے پچھم جانب کیونکہ موسم گرما مین لو یعنے گرم ہوا سے درخت محفوظ رہے گا اور دور ہونے کی وجہ سے درخت کے پاس کی رطوبت نہ کھینچ سکیگا خیال عوام کا غلط ہے کہ کیلے کی وجہ سے درخت کو تازگی پہونچتی ہے بلکہ موسم گرما مین کیلا کا درخت زمین کی تری اپنے مین جذب کرتا ہے۔

پیوند یعنی قلم لگانا۔ پیوندی درخت کا قریب قریب پچاس ساٹھ برس سے رواج ہوا ہے اور جو ترقیان اس مین ہوئی ہین وہ صاف گواہی دے رہی ہین کہ ترکیبی مادہ کا نتیجہ ہے یہ بات غور کرنے سے صاف ظاہر ہو جاویگی کہ پیوندی درخت نہ تو تخم سے ہے اور نہ قدرتی بلکہ ترکیب اور ترتیب نے ترقی دیکر یہ صورت پیدا کر دی ہے چونکہ پیوندی درخت کو رواج پائے ہوئے تھوڑا ہی زمانہ ہوا اسی وجہ سے ابھی اسکے اقسام بہت کم ہین میرے خیال مین تمام ہندوستان مین کل اقسام پانسو سے زیادہ نہونگے کیونکہ تمام ہندوستان کے کارخانون کی فہرستین میری نظر سے گذر چکی ہین اگر اسی طرح توجہ کرکے تخمی آم حسب ہدایت کتاب ہذا تیار کیے جاوین تو پیوندی سے مقابلہ کر سکتا ہے صرف اتنا نقص ضرور رہیگا کہ دیر مین پھل دیگا مگر بڑی بھاری عمدگی یہ ہوگی کہ تخمی کی عمر بہت زیادہ ہوگی چونکہ پیوندی درخت باقاعدہ تیار کیے گئے ہین پھل عمدہ اور جلد دیتے ہین اسی وجہ سے ان کا رواج بہت زیادہ ہوتا جاتا ہے اُنمین سے بہت ایسے ہین جنمین سب اوصاف موجود ہین اور بہت ایسے ہین کہ معمولی تخمی سے بھی بدتر ہو گئے ہین ہان البتہ اون کا نام ضرور پیوندی

ہوگیا ہے اب رہگیا یہ معاملہ کہ شائقین کو بلا تجربہ یہ بات کیونکر معلوم ہو کہ کون کون
درخت عمدہ ہین جو باغ مین لگانے کے لائق ہین اور کون کون نہین ہین لہذا عمدہ
اقسام کی مختصر فہرست بعد اختتام اس مضمون کے تحریر کرون گا تاکہ ہر اصحاب
بلا پس وپیش عمدہ اقسام کے درخت اپنے باغ مین لگا سکین اور بعد کو دست تاسف
نہ ملنا پڑے جہانتک ممکن ہو بیج ندی درخت لگانے سے حذر کرنا چاہیے کیونکہ یہ درخت
جس روز نصب کیا جاتا ہے اور جبتک قائم رہتا ہے ہمیشہ تربیت اور نگرانی کا
محتاج رہتا ہے اگر اسکے طریق پرورش مین غفلت ہوئی تو ہزارون خرابیان پیدا
ہوجاتی ہین اور تخمی سے بھی بدتر ہوجاتا ہے اس درخت کے برابر دوسرا میوہ دار درخت
نازک دماغ نہین ہوتا ذراسی غفلت مین ضائع جاتا ہے۔ لہذا اس امر کا انتظام
نہایت ضروری ہے کہ تا بقاے باغ اصول علمی کے ساتھ اسکی نگہداشت ہوتی رہے
ان کل باتون کے انجام پر نظر ڈالکر اگر پیوندی باغ کا ارادہ مصمم ہو تو جو جو اقسام
آم شائقینون کو پسند ہون بموجب ہدایت کتاب ہذا تیار کر لیوین ورنہ تیار شدہ
درخت فہرست مندرجہ ذیل دیکھکر کارخانون سے منگا لیوین خریداری کے وقت ان
باتون کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ بیجو اور پیوندی شاخ مین کوئی بیماری تو نہین ہے۔ ۲۔ جس درخت کا پیوند لیا گیا ہے
وہ جوان ہے۔ ۳۔ پیوند اصول علمی کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ ۴۔ پیوندی شاخ
کٹنے کے بعد کم از کم چھ ماہ یا ایک سال گذر گیا ہو اگر ان باتون کا لحاظ نہ کیا جائے گا
تو تمام محنت رائگان جائیگی۔ اب پیوند لگانے کا طریقہ گذارش کیا جاتا ہے وہ
یہ ہے کہ پیوند دو طریقہ سے تیار ہوتا ہے اول تو وہ کہ کسی درخت کی شاخ
کاٹ کر بیجو مین وصل کی جاوے اس کا بیان آئندہ درخت بیر کے بیان مین
لکھا جاویگا دوسرا وہ کہ کسی درخت کی شاخ بلا کاٹے ہوے بیجو مین وصل کی جاوے
جس کا بیان یہان تحریر ہوتا ہے۔

آم کے درخت عموماً اس ترکیب سے ہوتے ہین کہ عمدہ پیوند کے واسطے دو برس کا
بیجو ہونا نہایت ضروری ہے اکثر کارخانہ والے ایک سال کے بیجو پر اسوجہ سے
پیوند لگاتے ہین کہ ریل کے ذریعہ سے بھیجنے مین محصول وغیرہ کی کفایت ہوتی ہے

اور راستہ مین ضائع کم ہوتا ہے مگر اسکی پرورش مین مثل شیرخوار بچون کے
ہزارون دقتین پیدا ہوتی ہین اول تو ایسا درخت بوجہ کمزور ہونے کے قائم ہی نہین
رہتا اگر سو پچاس مین دس بیس قائم رہگئے تو اُسکی پرورش مین وقت بہت خراب
ہوتا ہے دو برس کے بیجو مین بجز اسکے کہ پیل کا محصول زیادہ پڑے اور کوئی بات
وقت طلب نہین ہے لہذا دو برس کا بیجو جو اصول علمی کے ساتھ تیار کیا گیا ہو جسکا
بیان تخمی کے بیان مین گذر چکا ہے لیکر شروع بارش مین جبکہ ایک خاصہ پانی برس گیا ہو
اُس شاخ کے نیچے جس کا پیوند لینا ہے نصب کر دیوے جب یہ بات معلوم
ہو کہ بیجو نے جگہ پکڑ لی ہے اور اب ضائع نہو گا اساڑھ کے مہینہ مین اس طرح سے
پیوند باندھے کہ بیجو درخت تنہ جڑ یعنی زمین سے ۶ یا ۹ انچہ اونچی بشکل نمبر ۲ چھوڑکر
چار انگل سے چھ انگل تک نصف لکڑی موٹائی مین تراشی جاوے اور اُسی قدر
درخت کی شاخ سے جس کا پیوند لینا ہے مگر یہ شاخ بیجو سے نہ تو بہت موٹی ہووے
اور نہ بہت پتلی بیجو کے حسب حیثیت ہو اور نہایت سبز و شاداب ہو اور جوان
درخت کی شاخ ہو۔ پس ان چھلے ہوئے مقام کو باہم ملا کر دیکھے کہ دونون کے
درمیان روشنی تو نہین دکھلائی دیتی ہے اگر ایسا ہو تو دونون چھلے ہوئے مقام
کو ہموار کرکے یہ نقص رفع کر دینا چاہیے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پیوند کے مقام کی درز
خوب ملجاوے تاکہ عرق شجری جو اس وقت جوش پر ہوتا ہے ایک دوسرے کو
جلد پکڑ لیوے بعدہٗ دونون چھلے ہوئے مقام کو یعنی بیجو اور شاخ جس کا پیوند
لینا ہے ملا کر ایک بندش چھلے ہوئے مقام کے اوپر اور ایک نیچے اسطرح کرے
کہ ایک بندش کا دوسرے سے کوئی تعلق نہ ہے اور درمیان مین چھلا ہوا مقام
کھلا رہے جیسا کہ آپکو آگے شکلون سے ظاہر ہوگا اسکے بعد دونون بندشونکے
درمیان چھلے ہوئے مقام پر کیلا یا آم کا سبز پتہ چارون طرف لپیٹکر اوپر سے خوب
کسکر مضبوط بان سے باندھ دیوے کیلا یا آم کا پتہ اسوجہ سے لگاتے ہین کہ
خارجی ہوا کا دخل نہین ہوتا اور پیوند بہت جلد وصل قبول کر لیتا ہے اور جب
ضرورت ہو درمیان کی بندش کھولکر دیکھ سکتے ہین کہ وصل قبول ہوگیا یا نہین
بعد کو نیا پتہ لگا کر پھر باندھ دیتے ہین اس طریقہ کا اور اس وقت کا لگا یا ہوا پیوند

ایک مہینہ میں میں نے علیحدہ کرلیا ہے جبکہ بجو اور شاخ جس کا پیوند لیا نہایت سرسبز
اور شاداب تھا۔

دوسرا طریقہ اسی پیوند کا یہ ہے کہ شاخ اور بجو کے چھلے ہوے مقام کو اول سے آخر تک ایک
ہی بندش میں باندھ کر اوپر سے ذیل کا مصالحہ لیپ کر دیتے ہیں اور جب کھینے کی
ضرورت ہوتی ہے تو مصالحہ چھڑا کر دیکھ لیتے ہیں اور پھر نیا مصالحہ لگا دیتے ہیں ایسی
صورت میں بندش نہیں کھولی جاتی ان دونوں طریقوں کا اصول ایک ہی ہے مگر میری
پسند اول الذکر ہے کیونکہ اس میں مصالحہ وغیرہ کی دردسری نہیں ہے۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ شاخ اور بجو کے تراشے ہوے مقام کو باہم ملا کر ایک ہی بندش میں باندھ دیتے ہیں
نہ پتہ لگاتے ہیں نہ مصالحہ اسی طریقہ کا رواج ہمارے ضلع فرخ آباد میں و نیز قرب و جوار
میں ہے اس طریقہ کا پیوند اول تو دیر میں وصل قبول کرتا ہے اور زیادہ تر درخت ضائع
ہو جاتے ہیں کیونکہ دونوں کے درمیان میں ہوا پہنچتی رہتی ہے اس وجہ سے پیوند نہیں
وصل ہو گیا کہیں رہ گیا پس میں اپنے شائقین کو ترکیب اول الذکر پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت
کرونگا ہر طریقہ کی بندش میں جس وقت یہ معلوم ہو جاوے کہ پیوند باہم مل گیا ہے یعنی
بجو اور شاخ کی لکڑی ایک ہو گئی ہے تو شاخ میں درخت کی طرف مقام وصل سے
ایک انگل ہٹکر چہارم حصہ موٹائی میں کاٹ دیا جاوے جب یہ زخم سیاہ پڑجاوے
یا دس پندرہ روز گذر جاویں دو حصہ اور کاٹ دینا چاہیے جب یہ زخم بھی سیاہ پڑجاوے
اور دس پندرہ روز گذر جاویں شاخ کو درخت سے بالکل علیحدہ کر دیا جاوے اور پیچھے
دونوں درخت کو اسی جگہ پر پرورش ہونے دے فوراً علیحدہ کرنے میں ضائع جانے کا
احتمال ہے اگر کوئی جلدی ہو تو اساڑھ کے بندھے ہوے پیوند کو شروع کاتک سے
زخم دینا شروع کرے اور آخر کاتک تک علیحدہ کر دیوے اور درخت کو نصف اگہن تک
اسی جگہ رہنے دیوے بعدہ دوسری جگہ نصب کرے اس ضلع فرخ آباد میں عموماً
یہ رواج ہے کہ اول برسات میں پیوند باندھا اور دوسری برسات کے اساڑھ میں
علیحدہ کیا سال بھر تک پیوند بندھا رہتا ہے پھر بھی کثرت سے درخت ضائع جاتے ہیں اسکی
وجہ یہی ہے کہ بغیر اصول کے ساتھ پیوند باندھے جاتے ہیں جس وقت شاخ
پیوندی درخت سے علیحدہ ہو جاوے اسکے کچھ عرصہ کے بعد بجو کا سر علیحدہ

کرنا چاہیے مگر مقام پیوند سے ایک انگل اسکی لکڑی بھی چھوڑ دینا چاہیے۔
پیوند پر لیپ کرنے کا مصالحہ۔ گوبر دو حصہ مصطگی ایک حصہ باہم ملا کر لیپ کیا جاوے یا صرف ملتانی مٹی کا لیپ کیا جاوے۔

نوٹ

۱۔ پیوند اساڑھ سے کاتک تک باندھا جاتا ہے مگر اساڑھ کا پیوند بمقابلہ اور وقتون کے نہایت قوی ہوتا ہے اور جلد وصل قبول کر لیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اساڑھ مین عرق شجری جوش پر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اُسوقت کا پیوند کم از کم ایک مہینہ مین تیار ہو سکتا ہے اور دوسرے وقتون کا پیوند کم سے کم تین مہینہ سے کم مین نہین تیار ہو سکتا ہے اور سب سے زیادہ خرابی یہ ہے کہ دوسرے وقتونکے پیوند مین آبپاشی کا تردد کرنا پڑتا ہے۔

۲۔ پیوند ہر حالت مین سیدھا ہونا چاہیے جیسا کہ شکل نمبر ا سے ظاہر ہے نہ ترچھا ہو نہ شکل ثقاطع اور نہ ایسا ہو کہ شاخ درخت کی زمین کی طرف ہو اور پیوند آسمان کی طرف یہ کل باتین آپ کو اشکال ذیل سے سمجھ مین آجاوینگی اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ مجبوراً شاخ ترچھی ہونے کی وجہ سے پیوند بشکل نمبر ۲ باندھنا پڑتا ہے ایسی حالت مین شاخ کو قبل باندھنے پیوند کے رسّی یا لوہے کی کمانیون کے ذریعہ سے جن کا نمونہ درج ذیل ہے ایک ہفتہ پہلے سیدھا کر لینا چاہیے کیونکہ ایسی سیدھا پیوند بہت جلد وصل ہو جاتا ہے نہایت مضبوط ہوتا ہے اور بہت کم ضائع جاتا ہے بر تقدیریکہ کسی وجہ سے ایسا عمل نہ ہو سکے تو بشکل نمبر ۲ پیوند باندھکر شاخ کو اصلی درخت سے علیحدہ کر کے درخت نصب کر دینے کے بعد لکڑی باندھکر درخت کو سیدھا کر دینا چاہیے مگر یہ کارروائی مجبوراً کرنا چاہیے۔

نمونہ کمانیون کا

نمونہ کمانیون کی بندش کا

شاخ شاخ

۳- بیجو کے نہ تو بالکل اوپر کے حصہ مین چوٹی کے قریب اور نہ بالکل زمین سے ملے ہوئے حصہ مین جڑ کے قریب پیوند باندھنا چاہیے بلکہ جس مقام سے جڑ کا حصہ علحدہ ہوا ہے اور درخت کا علحدہ ہوا اس مقام سے کم از کم ۲ انچہ اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ انچہ اوپر پیوند لگانا چاہیے جیسا کہ شکل نمبر ۲ سے ظاہر ہے -

۴- جسطرح تھوڑا تھوڑا زخم دے کر پیوندی شاخ علحدہ کی گئی ہے اُسی طرح بیجو کا بھی اوپر کا حصہ علحدہ کرنا چاہیے میری راے مین بہتر ہوگا کہ جب پیوندی شاخ مین زخم دینا شروع کیا جاوے اُسی کے ساتھ بیجو کے سر مین زخم دینا شروع کر دیا جاوے مگر بیجو کا سر اُس وقت علحدہ بنایا جاوے جبکہ پیوندی شاخ علحدہ کیے ہوے کچھ عرصہ گذر گیا ہو -

۵- جب پیوند علحدہ کر لیا جاوے تو جو کوئی شاخ بیجو مین نکلے اُس کو کاٹ ڈالنا چاہیے ورنہ وہ شاخ بذات خود ایک درخت بنجاوے گی اور پیوند کمزور ہو کر ضائع ہو جاوے گا -

شکل نمبر ۱ بعد انفصال شاخ علحدہ

اس مقام سے بیجو کا سر علحدہ ہوگا

مقام وصل

شکل نمبر ۲

دونوں خطوں کے درمیان ۱۹ انچہ کا فاصلہ ہے اور اوپر والے خط سے نیچے پیوند لگانا چاہیے

مقام پیوند

شکل نمبر ۳ پیوند بشکل تقاطع

مقام پیوند

شکل نمبر ۴

یہ پیوند بالکل غلط ہے شاخ زمین کیطرف اور پیوند آسمان کیطرف

شکل نمبر ۵

شکل نمبر ۶

بیجو کے بالکل ادنٰے حصہ یعنی جڑ سے ملا ہوا پیوند بھی ضائع جاتا ہے

بیجو کے بالکل اعلےٰ حصہ یعنی چوٹی پر پیوند لگا ہو پیوند ضائع جاتا ہے

شکل نمبر ۷

مچان کے ذریعے سے پیوند لگانا۔ اگر درخت زیادہ بلند اور شاخیں اُس کی زمین سے زیادہ اونچی ہیں جسکی وجہ سے زمین میں بیجو نصب کرنے سے پیوند نہیں لگ سکتا ہے تو چاہیے کہ بیجو جبتک اس کو آخر مرتبہ جگہ تبدیل کی جاوے گملوں میں نصب کیے جاویں یا جس وقت پیوند لگانے کا ارادہ ہو اس سے ایک ہفتہ پہلے جیسا کہ شکل مندرجہ ذیل نمبر ۱ سے ظاہر ہے مچان باندھے اور جس قدر ضرورت ہو گملے میں بیجو نصب کیے ہوئے رکھدیے جاویں جب ایک ہفتہ گذر جاوے اور گملوں کے بوجھ سے مچان جس قدر دبنے والا ہو دب جاوے تو بطریق مذکورۂ بالا پیوند باندھ دیوے اور آبپاشی کا عمدہ انتظام رکھے کہ کسی وقت گملے کی مٹی خشک ہونے نپائے اور جب پیوند وصل ہو جاوے حسب قاعدہ مقررہ بالا شاخ درخت بتدریج کاٹ کر علیحدہ کر لیوے اور کم از کم ایک ہفتہ

کے بعد درخت گملے مین سے علٰحدہ کرکے زمین مین نصب کردیا جاوے –
موبخر (بذیعہ ظروف شکنجیہ) کے ذریعہ سے پیوند لگانا۔ اگر کہین ایسا اتفاق ہو کہ نہ تو مجان کے ذریعہ سے پیوند لگ سکتا ہے اور نہ زمین کے ذریعہ سے اس وقت موبخر کے ذریعہ سے پیوند لگانا چاہیے اُس کا طریقہ یہ ہے تخم کو زمین سے کھاند کر اور بونج یعنی سرپت وغیرہ مین مضبوط باندھ کر چھینکے مین رکھکر درخت کی مضبوط شاخ مین چھینکا باندھ دیتے ہین اور پیوند لگا دیتے ہین مگر آبپاشی کی غایت درجہ نگرانی رکھنا پڑتی ہے جس وقت یہ پیوند تیار ہو جاوے اور پیوندی شاخ اصلی درخت سے علٰحدہ کرلی جاوے تو فوراً درخت کو زمین مین نصب کردینا چاہیے موبخر کا طریقہ شکل نمبر ۲ سے آپکو ظاہر ہوگا۔
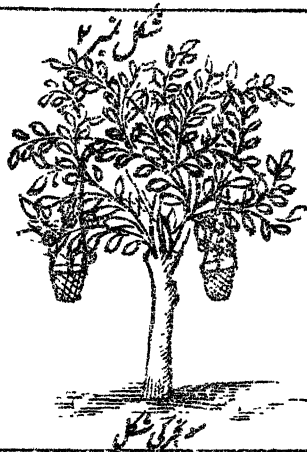
طریق پرورش درختان انبہ و دیگر درختان مثمرہ۔ واضح رہے کہ طریق پرورش و ترتیب درختان ایک نہایت ضروری امر ہے بغیر طریق پرورش اور ترتیب کا درخت مثل انسان ناتعلیم یافتہ کے ہوتا ہے جس طرح ناتعلیم یافتہ انسان کو ترقی کا موقع نہین ہوتا وہی کیفیت درختان مثمرہ کی ہے۔ جب تا عمدہ منتخبہ کردہ بالا بیج تیار کرنا جڑون کو کھولنا اور کاٹنا شاخون کا تراش خراش گھاس وغیرہ کی صفائی زمین کی کھدائی اور جوتائی کرنا پالا اور گرم ہوا سے حفاظت کرنا بیماریون کا علاج کرنا آبپاشی کا عمدہ انتظام رکھنا وغیرہ وغیرہ نہایت ضروری ہے مشکل ہے کہ باغمین ہر وقت نوکر اور مالی

چلتا رہے اس سے یہ مراد ہے کہ لو یعنی گرم ہوا جاڑے وغیرہ اور پانی ہر وقت چلتا رہے
پرورش کرنے کا طریقہ جو جس درخت کے واسطے لکھا گیا ہے اسی پر عملدرآمد کرنا چاہیے۔

**طریقہ آبپاشی** ۔ جس وقت سے درخت نصب کیے جاوین آبپاشی کا عمدہ انتظام رکھنا چاہیے۔ ایام بارش مین تھانولہ بہت کم گہرے رکھنا چاہیے اگر درخت کے نیچے زیادہ تری ہو رہے تو تھانولہ بالکل مٹا دینا چاہیے زیادہ تری سے اکثر درخت کی جڑین سڑ جاتی ہین اور روئیدگی نہین حاصل کرتا ہے اگر کچھ دنون بارش ملتوی ہو جاوے تو تین چار برس کے درخت کی ضرور آبپاشی کرنا چاہیے تو جوان درخت کی ضرورت نہین اگر ایک مرتبہ بھی مہینہ مین پانی برس جاوے تو نوجوان درخت کے واسطے کافی ہے ایام سرما مین کم عمر درخت کی آبپاشی ہفتہ وار اور نوجوان کی پندرھوین روز ہونا چاہیے جس روز پوس اور ماگھ کے مہینہ مین تیز پچھوا ہوا چلے اُس روز آبپاشی ضرور ہونا چاہیے ورنہ پالا یعنی برف کی وجہ سے درخت ضائع جائے گا زیادہ تر کم عمر درخت کا اندیشہ رہتا ہے پھاگن او ر چیت مین کم عمر درخت کی آبپاشی ہفتہ وار اور نوجوان کی پندرھوین روز کافی ہوتی ہے بیساکھ اور جیٹھ کا مہینہ کم عمر درخت کے واسطے نہایت ہی خطرناک ہے ان مہینون مین درخت کا قضا سے سامنا رہتا ہے اگر اس وقت درخت زندہ رہگیا تو سال بھر کے واسطے بے فکری ہوگئی لہذا ان مہینون مین اول سال کے یا دو برس کے نصب کیے ہوئے درخت کی آبپاشی روزانہ ہوتی رہے تو نہایت ہی بہتر ہے ورنہ چوتھے روز ضرور ہونا چاہیے ان مہینون مین جہانتک ممکن ہو آبپاشی کا از حد خیال رکھے نوجوان درخت کی آبپاشی ہفتہ وار یا پندرھوین روز کافی ہوگی جس وقت درخت پر پھول آوے اور جبتک پھل نہ نکلے آبپاشی ملتوی رکھنا چاہیے۔

**پالا یعنی برف کی حفاظت** ۔ دو تین برس کی عمر تک ماگھ اور پوس کے زمانے مین درخت کو پالا سے بچانا نہایت ضروری ہے ورنہ درخت کا قائم رہنا مشکل ہے اس کے واسطے دیہاتی لوگ سونج یعنی سرپت چارون طرف لگا کر درخت کے اوپر باندھ دیتے ہین اور پورب کی طرف تھوڑا سا کھلا رہنے دیتے ہین اکثر لوگ بطور چھپر کے ٹٹی بنا کر شامیانہ کی طرح درخت کے اوپر سایہ کر دیتے ہین میری دانست مین یہ طریقہ بہت اچھا ہے

اول طریقہ مین درخت پر نہ دھوپ پہونچتی ہے اور نہ شبنم اور نہ ہوا غرضیکہ درخت ہر طرح قید ہو جاتا ہے۔ دوسرے طریقہ مین صرف شبنم ہی کا اثر نہین پہونچنے پاتا انھین وجوہات سے دونون طریقون مین کچھ نہ کچھ درخت کی روئیدگی مین ضرور فرق پڑتا ہے لہذا درخت کا چھانا بدرجۂ مجبوری کیا جاوے ورنہ آبپاشی کا عمدہ انتظام رکھنا چاہیے اگر آبپاشی حسب ہدایت متذکرۂ بالا ہوتی رہے تو کسی تدبیر کی کوئی ضرورت نہین۔ ہان البتہ برفستانی مقامون پر ضرور درخت چھا دینا چاہیے کیونکہ وہان کثرت سے برف گرتی ہے گو درخت کی روئیدگی کچھ دنون کی ضائع جاوے گی مگر درخت بچا تو رہے گا۔ اکثر متمول لوگ باغمین تھرمامیٹر لگا دیتے ہین جسکے ذریعہ سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ آج پالا پڑے گا کی یہ تھرمامیٹر ابھی حال مین ایجاد ہوئے ہین۔ اس وقت باغ مین جابجا خاصکر پچھم کی طرف کوڑا اور گھاس جمع کرکے دھوان کرتے ہین سو دھوان کی وجہ سے تمام باغ پالا سے محفوظ رہتا ہے۔ اور دیہاتی لوگ پالا کی اسی طرح شناخت کرتے ہین کہ پوس ماگھ مین جس روز اُن مین تیز پچھوا ہوا چلکر شام کو تھم جاوے اوس روز ضرور پالا پڑے گا۔ سیب بہی ناسپاتی اناناس وغیرہ وامرود اور ترشاوا کے درختون کو پالا سے بالکل خوف نہین رہتا۔ درختان مندرجۂ ذیل کی حفاظت کرنا چاہیے۔ آم۔ کٹھل۔ کرنجھ۔ بڑہل۔ لیچی۔ فالسہ۔ شریفہ۔ اُرنڈ خربوزہ۔ گلاب۔ جامن۔ انگور۔ بادام۔

لو یعنی گرم ہوا کی حفاظت۔ بیساکھ اور جیٹھ مین گرم ہوا درختون کی دشمن ہے جہانتک ممکن ہو اس کا دفعیہ آبپاشی کے ذریعہ سے کیا جاوے۔ بدرجۂ مجبوری دکھن اور پچھم کی طرف درخت کے قد سے کسی قدر زیادہ بلند گھاس یا کھریا چٹائی وغیرہ کی ٹٹی ایسی دبیز ہو جس مین ہوا نہ گذر سکے بطور دیوار کے کھڑی کر دینا چاہیے اور ایک ٹٹی علیحدہ بنانا چاہیے جب صبح ہووے اس ٹٹی کو درخت کے اوپر رکھدینا چاہیے اور شام کو اُتار لینا چاہیے اکثر لوگ گرم ہوا کے بچاؤ کو کیلا لگاتے ہین مگر کیلے کا درخت کم از کم دو تین گز کے فاصلہ پر پچھم کی طرف ہونا چاہیے۔

سوڈا کی ایک دوا یہی ہے کہ آبپاشی کا عمدہ انتظام رکھے۔ پھر نہ کیتے کا کھٹکا نہ بلی کا غم۔

کھاد دینے کا طریقہ۔ بعد اختتام بارش اور قبل آمد سرما کے نوعمر درختون کی جڑین قریب چھ انچ کے گہرائی اور اسی قدر چوڑائی مین اور سن رسیدہ درخت کی جڑین ایک

فٹ سے تین فٹ تک گہرائی مین اور دو فٹ سے پانچ فٹ چوڑائی مین درخت کی عمر کا اندازہ کرکے کھول دینا چاہیے اس عمل مین جو جالے اور ریشہ جڑون مین نظر آوین ان کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور ایک ہفتہ سے دو ہفتہ تک مطابق عمر درخت کے جڑین کھلی رہنے دینا چاہیے تاکہ ایام بارش کی جس قدر رطوبت ہے وہ خشک ہو جاوے اور جڑون مین کھاد کا اثر جذب کرنے کی خوب طاقت آجاوے بعدہ مندرجہ ذیل کھاد دیگر جو ایک ماہ پیشتر سڑالیا گیا ہو لقدر اندازہ یعنی درخت کی عمر کے لحاظ سے جڑون کے پاس رکھکر اوپر سے نئی مٹی سے خوب دبا دینا چاہیے جہانتک ممکن ہو یہ کھاد ہر سال دینا چاہیے ورنہ بمجبوری تیسرے سال۔ اس کھاد کے ذریعہ سے درخت مین نہایت زرخیزی پیدا ہوتی ہے اور ہر مرض سے اور کیڑون سے درخت محفوظ رہتا ہے اور پھلون مین خوش ذائقگی اور بے ریشگی پیدا ہوتی ہے اور پھل کا وزن بڑھ جاتا ہے عموماً پرانے درختون کے پھل بد ذائقہ ریشہ دار وزن مین کم ہو جاتے ہین اس کھاد کے استعمال سے یہ نقص ہرگز نہ پیدا ہوگا جڑون کے کھولنے اور کھاد دینے کا وقت شروع کاتک سے اور نصف اگھن تک ہے۔

اکثر اصحاب نے خامہ فرسائی کی ہے کہ جڑون کا کھولنا اور کھاد دینا ایام بارش مین کرنا چاہیے میرے خیال سے یہ وقت اس کام کا قطعی نہین ہے کیونکہ جڑون کا کھولنا محض اس واسطے مقرر کیا گیا ہے کہ بارش کی رطوبت خشک ہو جاوے اور جڑون مین کھاد کا اثر جذب کرنے کی طاقت پیدا ہو جاوے ایام بارش مین جڑین کھولنے سے بجائے رطوبت خشک ہونے کے اور بڑھ جاوے گی لہذا بارش کا زمانہ اس کام کے واسطے قطعی مناسب نہین۔

## نسخہ کھاد نمبر ۱

| برادہ تمباکو | ہینگ | کھلی سرسون کی | گڑ | مٹی تیلی کے کولھو کی جس مقام پر بیل چلتا ہے |
|---|---|---|---|---|
| ۴ مار | ۶ مار | ۱۰ مار | ۵ مار | ۲۰ مار |

ان اجزا کو قریب [illegible] جب ایک ماہ گذر جاوے استعمال کرے۔ اگر ان اجزا مین اجزا مندرجہ ذیل اور بیشی کردیوے تو نہایت ہی بہتری کی شکل پیدا ہوگی۔ کم عمر درختون کے واسطے یہ اجزا

ضرور شامل کرنا چاہیے جب کھاد مذکورۂ بالا کو سڑتے ہوئے پندرہ روز گذر گئے ہون پھر اور
پانی مین ہلکر کے شامل کھاد کر دینا چاہیے ۔

| چونا | کوئلہ | گوبر بوسیدہ | جپسیس |
| --- | --- | --- | --- |
| ۲ما ر | ۳ما ر | ۲۰ما ر | ۱ما ر |

اگر بد احتیاطی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے کسی درخت مین کوئی مرض پیدا ہو جاوے
تو کھاد مندرجہ تحت دینا چاہیے اُس کے ذریعہ سے جو مرض پیدا ہوا ہو گا وہ دور ہو جائے گا اور
کیڑے بھی ضائع ہو جاوینگے

## نسخہ کھاد نمبر ۲

| شورہ | چونا | گندھک | ہینگ | کوئلہ | کچلہ | کھلی سرسون کی | سرخی اینٹ کی | برادہ تمباکو |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱۰ما ر | ۲۰ما ر | ۲ما ر | ۵تولہ | ۱۰ما ر | شما ر | ۱ما ر | ۱۰۲ما ر | ۱ما ر |

کل چیزون کو سڑا کر استعمال کرنا چاہیے اور جو چیزین پیسنے کے لائق ہین اُنکو پیس لینا چاہیے
ہر ایک کھاد رقیق ہونا چاہیے بلکہ مثل آٹا گندھے ہوے کے ہونا
چاہیے ۔

جڑون کا کاٹنا جس وقت درخت کو پھیلتے ہوے چار پانچ برس گذر جاوین درخت کی جڑ کے پاس ایک
گز سے دو گز تک جگہ چھوڑ کر (حسب انداز درخت کی عمر کے ) ایک نالی ایک ہاتھ سے
ڈیڑھ ہاتھ تک چوڑی اور ایک گز سے ڈیڑھ گز تک گہری درخت کے چارون طرف
مطابق نمونہ ذیل کے بطور خندق کے کھودی جاوے اس نالی مین جس قدر جڑین موٹی یا
پتلی پڑین وہ سب کاٹتے جاوین میرے خیال سے ہر پانچوین برس یہ عمل کرنا چاہیے
اور جگہ نالی کی ہٹا دینا چاہیے یعنی جس مقام پر پہلی مرتبہ نالی کھودی گئی ہے اُس سے
کچھ فاصلہ پر دوسری مرتبہ نالی کھودنا چاہیے اس عمل سے نہ پھل مین ریشہ پیدا ہو گا
اور نہ ذائقہ خراب ہو گا اور نہ پھل وزن مین کم ہو گا آپ نے دیکھا ہو گا کہ زیادہ پرانے
درخت کے پھل چھوٹے ہو گئے ریشہ پیدا ہو گیا ذائقہ خراب ہو گیا اس کی وجہ یہی ہے
کہ درخت مین جڑین کثرت سے پیدا ہو گئین جو ریشہ پیدا ہوے وہ جڑین بنگئے درخت
مین جو بار آوری کا مادہ تھا وہ جڑین کھینچ لیتی ہین اس لیے یہ تدبیر نہایت مفید ثابت ہوئی
ہے کہ اول سال مین جڑین کاٹ کر نئی مٹی سے خندق بھر دیا جاوے دوسرے سال مین

تنہ[سلہ] کے پاس جڑین کھول کر کھاد دیا جاوے۔ جڑون کا کھولنا اور کھاد کا دینا دونون عمل ایک ہی سال نکرنا چاہیے کیونکہ درخت گر جانے کا اندیشہ ہے۔

شکل خندق
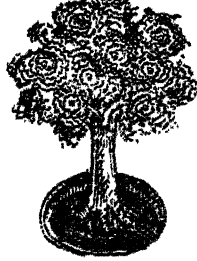
## فصل چوتھی اقسام انبہ پیوندی جس کو قلمی کہتے ہین

| نمبر شمار | نام انبہ | وزن پھل | پختہ ہونیکا مہینہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ابوا نبہ | ڈیڑھ سیر | اساڑھ | قد کا بہت بڑا بکثرت پھیلنے والا معمولی ذائقہ |
| ۲ | انورسا لیس پٹریں | ۲ سار | ساون | مشہور انبہ یال کا نہایت خوش ذائقہ |
| ۳ | اناس شاہ آباد | — مار | اساڑھ | نہایت شیرین نہایت خوشبو خوش ذائقہ اناس کی خوشبو آتی ہے شاہ آباد کا مشہور انبہ ہے |
| ۴ | آغا بیگ | ۰ مار | ایضاً | نہایت خوش مزہ کلکتہ نہرسری کا ہے۔ |
| ۵ | الفنزو | — مار | ایضاً | نہایت مشہور نہایت خوش ذائقہ قابل قدر و بہمہ صفت موصوف |
| ۶ | آسو مکرجی | ۰ مار | ایضاً | ایضاً |
| ۷ | بارکا | ۰ مار | ساون | مشہور و معروف شکیل حسین خوش ذائقہ |
| ۸ | بیجو بھاگلپور | ۓ مار | ایضاً | بھاگلپور کا نہایت خوش ذائقہ مشہور انبہ |
| ۹ | گوپال بھوگ | ۲ مار | اساڑھ | چھوٹا آم ہے مگر نہایت خوش ذائقہ اور مشہور |
| ۱۰ | بارہ ماسی | ۲ مار | ۰ | صرف سال مین تین مرتبہ پھلتا ہے اور کوئی خوبی نہین |
| ۱۱ | بمبرالمائت اشپا | ۓ مار | اساڑھ | نہایت خوش مزہ قابل قدر جیسی شکر اور گلاب سے ترکیب دیکر تیار کیا گیا ہے۔ |

[سلہ] تنہ درخت کے اُس مقام کو کہتے ہین جو جڑ اور شاخون کے درمیان ہو سلائی شکل ہوتا ہے ۱۲

| نمبر شمار | نام انبہ | وزن پھل | پختہ ہونے کا مہینہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲ | بیگم خاص | ـــ مار | اساڑھ | کلکتہ نرسری کا نہایت مشہور انبہ خوش ذائقہ قابل قدر |
| ۱۳ | بیساکھی | ـــ مار | بیساکھ | معمولی ذائقہ بیساکھی نام ہے مگر جیٹھ مین پکتا ہے |
| ۱۴ | بھدری دو سادہ | ـــ مار | بھادون | نہایت خوش مزہ قابل قدر لیمون کی بو آتی ہے |
| ۱۵ | بمبئی سفید | ـــ مار | اساڑھ | بمبئی آمون کا سردار نہایت خوش ذائقہ |
| ۱۶ | بے نظیر | ۱ مار | ساون | نہایت بے ریشہ خوش ذائقہ |
| ۱۷ | بھدیان شربتی | ـــ مار | بھادون | شیرین بے ریشہ |
| ۸ | کنور بھار نیلا بھدیان | ـــ مار | ایضاً | شیرین بے ریشہ خوش ذائقہ قابل قدر |
| ۱۹ | لانبا بھدیان | ـــ مار | ایضاً | ایضاً |
| ۲۰ | گول بھدیان | ڈیڑھ سیر | ساون | ڈال کا چاشنی دار پال کا نہایت قابل قدر بہت دنون تک بگڑتا نہین یہ آم ولایت تک بھیجا گیا مگر خراب نہین ہوا |
| ۲۱ | برچھی بہادر | ـــ مار | ایضاً | خوش ذائقہ و بحیہ لانبا آم ہوتا ہے |
| ۲۲ | پنجیرہ | ـــ مار | اساڑھ | شاہ آباد کا پرانا مشہور انبہ معمولی ذائقہ |
| ۲۳ | تنبیچہ | ـــ مار | ایضاً | بالکل تنبیچہ کی شکل خوش مزہ |
| ۲۴ | تربوز | دو سیر | ساون | قدرے ترش قد و قامت کا بہت بڑا |
| ۲۵ | ثمر بہشتی علی باغ | ـــ مار | ایضاً | شاہ آباد کا مشہور انبہ نہایت خوش مزہ قابل قدر خوبصورت |
| ۲۶ | پرنس | ـــ مار | ایضاً | ملیح آباد کا مشہور قابل قدر |
| ۲۷ | تیموریہ | ـــ مار | ایضاً | ایضاً |
| ۲۸ | ثمر بہشت رامپور | ـــ مار | ایضاً | نواب صاحب رامپور نے اس کا قلم پانچ ہزار کو خرید کیا تھا ڈال کا چاشنی دار پال کے انبہ مین تمام دنیا کی صفت موجود ہے |
| ۲۹ | جاپان | ـــ مار | اساڑھ | جاپان کا آم نہایت خوش ذائقہ کلکتہ نرسری مین ہے |
| ۳۰ | جاوا | ـــ مار | ایضاً | ملک جاوا کا مشہور انبہ |
| ۳۱ | جانس | ـــ مار | ایضاً | خوش مزہ نہایت شکیل قابل قدر |
| ۳۲ | چکچکیا | ـــ مار | ساون | صورت کا بیحد حسین اور خوش ذائقہ |

| نمبر شمار | نام آم | وزن پھل | پختہ ہونے کا مہینہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۳۳ | چینی شکر | ۳ مار | ساون | نہایت مشہور نہایت خوش مزہ نہایت قابل قدر بہمہ صفت موصوف اسم بامسمی |
| ۳۴ | چپٹا | ۱ مار | اساڑھ | فرخ آباد مشہور خوش ذائقہ مشہور آنبہ |
| ۳۵ | حلوا بچا نک عرف چکوترہ | ڈیڑھ سیر | ساون | نہایت خوش مزہ نہایت بے ریشہ قابل قدر بیل کی خوشبو آتی ہے |
| ۳۶ | دسہری آمن | ۳ مار | اساڑھ | اہل لکھنؤ کو اس پر نہایت ناز ہے نہایت خوش مزہ قابل قدر |
| ۳۷ | دودھیا بھاگلپور | ۴ مار | بھادون | نہایت شکیل نہایت خوش مزہ قابل قدر بہمہ صفت موصوف فجری کے مقابلہ کا ہے - |
| ۳۸ | دوارکا | ڈیڑھ سیر | ساون | ایضاً |
| ۳۹ | دو فصلہ | ۳ مار | | سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے معمولی ذائقہ |
| ۴۰ | درمان خاص لپسند | ۱ مار | ساون | نہایت خوش مزہ قابل قدر |
| ۴۱ | راج لوٹن | ۱ مار | ؍؍ | قریب ایک بالشت کے لانبا خوش مزہ سہارنپور کا مشہور آنبہ ہے |
| ۴۲ | روشن طباق | ۱۰ مار | اساڑھ | بحد شکیل خوش ذائقہ |
| ۴۳ | زرد آلو | ۳ مار | ایضاً | نہایت مشہور نہایت خوش ذائقہ قابل قدر بہمہ صفت موصوف |
| ۴۴ | زعفران | ۳ مار | ساون | شاہ آباد کا قابل قدر آم ہے جو صفت اس کی کی جائے بجا ہے زعفرانی مغز |
| ۴۵ | سرخہ درگا پرشاد | ۴ مار | اساڑھ | نہایت خوش مزہ قابل قدر سرخ رنگ کا پھل قابل دید ہوتا ہے مگر کم پھلتا ہے |
| ۴۶ | سنگترہ | ۱۰ مار | ساون | بالکل نارنگی کی خوشبو آتی ہے |
| ۴۷ | سفیدہ ملیح آباد | ۳ مار | ساون | تمام دنیا میں مشہور ہے نہایت خوش مزہ قابل قدر بہمہ صفت موصوف اہل ملیح آباد کو اسپر ناز ہے |

| نمبر شمار | نام انبہ | وزن پھل | پختہ ہونے کا مہینہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۴۸ | سوختہ | ــ مار | ساون | بالکل جلی ہوئی شکل کا آم ہوتا ہے قابل دید خوش مزہ۔ |
| ۴۹ | سونیا پدرو کا | ــ مار | ایضاً | نہایت مشہور قابل دید |
| ۵۰ | ثمہ حیدر آبادی | ــ مار | ایضاً | نہایت دیر پا خوش ذائقہ |
| ۵۱ | شریفہ | ــ مار | ایضاً | بالکل شریفہ کی شکل کا ہوتا ہے نہایت خوش مزہ قابل قدر |
| ۵۲ | شام گٹھا | ــ مار | ایضاً | نہایت سیاہ رنگ خوش مزہ |
| ۵۳ | شاہ پسند | ــ مار | ایضاً | جلال آباد ضلع شاہجہانپور کا قابل قدر انبہ ہے |
| ۵۴ | صورت بمبئی | ڈیڑھ سیر | اساڑھ | نہایت شکیل نہایت خوش مزہ قابل قدر |
| ۵۵ | طوطا | ــ مار | ساون | یہ لانبا آم نوکدار نہایت حسین ہوتا ہے |
| ۵۶ | فقیر والا | ــ مار | اساڑھ | ملیح آباد کا پرانا مشہور آم ہے خوش مزہ |
| ۵۷ | فجری بھاگلپور | ــ مار | بھادون | نہایت مشہور نہایت خوش ذائقہ قابل قدر بہمہ صفت موصوف جس باغ میں یہ آم نہو اس میں کچھ لطف نہیں |
| ۵۸ | فجری کلکتہ | ۰ مار | ایضاً | فجری بھاگلپور کے تخم سے تیار کیا ہوا شیرنی میں اصل سے زیادہ مگر قد میں چھوٹا ہے۔ |
| ۵۹ | قلم | ــ مار | اساڑھ | معمولی ذائقہ |
| ۶۰ | کیلوا چمپا | ــ مار | ساون | " |
| ۶۱ | گگریا بدھوخان | ۰ مار | اساڑھ | شاہجہانپور مشہور آم قابل قدر |
| ۶۲ | کریلا | ۰ مار | بھادون | بالکل کریلے کی شکل کا اور خوش ذائقہ بھی ہے |
| ۶۳ | کچا میٹھا | ۰ مار | اساڑھ | خوش مزہ قابل قدر۔ کچا آم بھی میٹھا ہوتا ہے |
| ۶۴ | کالا پہاڑ | ڈیڑھ سیر | ساون | بحد سیاہ رنگ بحد قد آور خوش مزہ خوشی سے پکنے والا |
| ۶۵ | کپاٹ بھنگا | ــ مار | اساڑھ | نہایت سخت آم ہوتا ہے |
| ۶۶ | کروا | دو سیر | ساون | قدرے چاشنی دار نہایت شکیل زرد رنگ |
| ۶۷ | کوٹھی حیدر آباد | دو سیر | ایضاً | گول آم نہایت بڑا ہوتا ہے معمولی ذائقہ کا حیدر آباد کا ہے |
| ۶۸ | کشن بھوگ | ــ ما | ایضاً | مشہور و معروف خوش مزہ |

| نمبر شمار | نام اقسام | وزن پھل | پختہ ہونیکا مہینہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۶۹ | گنگھیا فرخ آباد | ۲ مار | کاتک | معمولی ذائقہ |
| ۷۰ | گوپال دھوپا | ــ ۲ مار | اساڑھ | خوش مزہ مشہور نہایت شکیل ہمشکل کمان کے ہوتا ہے |
| ۷۱ | گنگا ساگر | ــ ۱ مار | ایضاً | بجز کلانی اور کوئی صفت نہین |
| ۷۲ | گلاب خاص | ــ مار | ساون | اس آم کی تمام دنیا مین تعریف ہو رہی ہے تمام آمونکا بادشاہ ہے |
| ۷۳ | گدھا مار | ٹ مار | اساڑھ | نہایت سخت آم خوش مزہ قابل دید شاہ آباد کا بڑا نامشہور آم ہے |
| ۷۴ | گھر سایات کلان یا کھرسایات | ۰ مار | ایضاً | اس کی تعریف کرنا فضول ہے بنگالہ میں اس کی شہرت ہو رہی ہے الغرض چینی شکر زرد آلو زعفران سفیدہ طیح ابا د ـ گلاب خاص کھرسایات ہیم ساگر جانس یہ تمام اقسام ہم پلہ ہین گو آم چھوٹا ہوتا ہے مگر ذائقہ مین سب کا بادشاہ ہے |
| ۷۵ | کھرسایات خرد | ــ مار | ایضاً | ایضاً |
| ۷۶ | لنگڑا بنارس یا لنگاری | ۰ مار | ساون | تمام دنیا مین مشہور ہے اپنی عمدگی کی وجہ سے ایسی کوئی جگہ نہین ہے جہاں یہ آم موجود نہ ہو فرخ آباد مین لنگاری کے نام سے مشہور ہے |
| ۷۷ | لیمون | ــ مار | ایضاً | لیمون کی خوشبو آتی ہے ـ |
| ۷۸ | مندراجی جالی بتاشہ | ٹ مار | ایضاً | عجیب دلفریب خوش مزہ آم ہے |
| ۷۹ | مالدہ کلان | دو سیر | اساڑھ | کوئی مالدہ میری پسند نہین کسی مین کیڑا لگ جاتا ہے کسی ترش ہوتا ہے غرضکہ ایک ایک نقص ضرور ہوگا |
| ۸۰ | مٹھوا انبورہ | ۰ مار | ایضاً | مثل مٹھائی کے ذائقہ ہوتا ہے |
| ۸۱ | موہن بھوگ | ۰ مار | ساون | نہایت خوش مزہ مشہور و معروف |
| ۸۲ | معرکہ آرا عرف تودہ عنایت خان | ٹ مار | ایضاً | اس کے برابر شکیل آم میری نظر سے نہین گذرا تازہ کسی قدر چاشنی دار ہوتا ہے دو تین روز کا رکھا ہوا قابل قدر ہوتا ہے فرخ آباد کا مشہور آم ہے |
| ۸۳ | مصری ڈنڈم | ٹ مار | ایضاً | مثل مصری کے ذائقہ کے ہوتا ہے کلکتہ نرسری کا مشہور آم ہے ـ |

| نمبر شمار | [illegible] | [illegible] | پختہ ہونے کا مہینہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| | [illegible] سیڈم | | بھادون | بیلدار قسم کا خوش مزہ ترکیب کے ذریعے دیوار پر بطور بیل کے چلسکتا ہے |
| ۸۵ | مصری کسلد | ۲ مار | اساڑھ | اسم باسمی |
| ۸۶ | مچھلی | -۲ مار | بھادون | اس کا پھل خوش مزہ ہمشکل مچھلی کے ہوتا ہے |
| ۸۷ | ناسپاتی | -۲ مار | ساون | خوش مزہ بالکل ہمشکل ناسپاتی کے |
| ۸۸ | نارنگی | ۲ مار | اساڑھ | نہایت تیز خوشبو نارنگی کی آتی ہے۔ |
| ۸۹ | نایاب | ۲ مار | ساون | شاہ آباد کا مشہور نہایت خوش ذائقہ آم ہوتا ہے |
| ۹۰ | نوزہ میاں صاحب | ۱۲ مار | ایضاً | خوش ذائقہ خوبصورت جسمین بیل کی خوشبو آتی ہے |
| ۹۱ | نادر | ۱۰ مار | ایضاً | یہ آم نہایت ہی تعریفی سنے جاتے ہین مگر میری نظر سے نہین |
| ۹۲ | منتخب | ۵ مار | ایضاً | گذرے شاہ آباد کے کارخانہ والے اس پر بہت ہی نازان ہین |
| ۹۳ | ہیم ساگر | - مار | ایضاً | یہ آم بھی نہایت مشہور نہایت تعریفی ہے |
| ۹۴ | ہاتھی چنگھاڑ | ۱ مار | ایضاً | یہ آم اس قدر ترش ہوتا ہے کہ اگر ہاتھی کھالیوے تو چنگھاڑ مارنے لگے |
| ۹۵ | ہاتھی جھول | ۱ مار | ایضاً | یہ آم نہایت لانبا قریب ڈیڑھ بالشت کے ہوتا ہے سہارنپور کا مشہور نہایت خوش ذائقہ آم ہے |
| ۹۶ | میر جعفر کا کتکھیا | ۰ مار | کاتک | خوش مزہ بے ریشہ کاتک کا پکنے والا |
| ۹۷ | مس ہرڈٹ | | | یہ آم سرکاری باغ لکھنؤ میں ہے اس کی تعریف بہت کچھ سنی جاتی ہے لانبا آم ہوتا ہے مگر میری نظر سے نہین گذرا |
| ۹۸ | لنگڑا حاجی پور | ۰ مار | ساون | نہایت اعلے درجے کا آم ہوتا ہے |
| ۹۹ | ہالیس | - مار | ایضاً | نہایت لاجواب آم ہے |
| ۱۰۰ | لاٹ کمپو | ۱ مار | ایضاً | آم نہایت کلان ذائقہ معمولی ہے |
| ۱۰۱ | یاقوت | -۲ مار | ایضاً | نہایت سرخ رنگ یاقوتی اور خوش مزہ قابل تعریف |

## فصل پانچوین دیگر درختان مثمرہ کا بیان

**اخروٹ کا بیان**۔ اس کا درخت سرد پہاڑی زمین مین ہوتا ہے دوسری جگہ نہین ہو سکتا۔ پہاڑی ملکون مین ہزارہا لاکھون درخت خود رو موجود ہین اس کا درخت ہندوستان مین کسی پہاڑی حصہ مین شاید بار آور ہو جاوے دوسری جگہ نہین ہو سکتا بر تقدیر کبھی جب درخت قائم ہوگیا تو پھل دے گا اس کا درخت تخم کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے زیادہ تشریح فضول سمجھکر نہین لکھی

**امرود کا بیان**۔ امرود کا درخت تخم اور پیوند دونون طرح تیار کیا جاتا ہے مگر زیادہ رواج تخم بونے کا ہے لہذا عمدہ عمدہ اقسام کے پھلون کا تخم بہم پہونچا کر حسب ہدایت فصل انبہ شروع ماہ ساون مین بو دیوے جب درخت جمکر تیار ہو جگہ بدل دیوے اول سال مین تین مرتبہ دوسرے سال مین دو مرتبہ جگہ بدلنا کافی ہوتا ہے جب دو برس کا درخت ہو جاوے مستقل جگہ قائم کردے اور آبپاشی کرتا رہے امرود کے واسطے ملائم مرطوب جگہ ضروری ہے سخت زمین مین پھل بہت کم اور چھوٹا ہوتا ہے موسم گرما مین زیادہ آبپاشی چاہتا ہے اور جملہ کارروائی حسب ہدایت فصل انبہ ہونا چاہیے۔

**امرود کو بیدانہ کرنا**۔ اگر امرود کو بیدانہ یعنی جس کے پھل مین تخم نہو کرنا منظور ہو تو جس وقت اس کا درخت جمکر ۲ انچہ کا ہو وے تو جو رخ درخت کا پورب کی طرف ہو وہ دکھن کو ہو جاوے اسی طرح چار مرتبہ اول سال جگہ تبدیل کرے جب چارون رخ درخت کے آفتاب کے سامنے گذر جاوین تو ایک جگہ پر مستقل طور پر چوتھی مرتبہ قائم کر دیا جاوے بعدہ دوسری برسات آنے پر بھی یہی عمل کرے یعنی اس طرح گھما گھما کر جگہ تبدیل کرے کہ چارون رخ درخت کے آفتاب کے سامنے گذر جاوین پھر مستقل جگہ جہان درخت ہمیشہ قائم رہے نصب کر دینا چاہیے اس درخت مین جو پھل ہوگا اس مین نہایت ہی قلیل بیج ہوگا اس درخت کے تخم بونے سے جو درخت پیدا ہو اور اس پر گذشتہ عمل کیا جاوے تو پھل بالکل بیدانہ یعنی بغیر تخم کے ہوگا۔ ایک مرتبہ مین نے بیدانہ درخت کا پیوند لگایا مگر جب اس مین پھل آیا تو اس مین تخم پیدا ہو گیا۔

امرود کی بیکار شاخین قبل آنے پھول کے چھانٹ دینا چاہیے اور حسب ہدایت کھاد دینا چاہیے بنارس اور الہ آباد کا امرود نہایت عمدہ ہوتا ہے۔

**آڑو یعنی شفتالو کا بیان**۔ آڑو کا تخم بذریعہ تخم اور چشمہ اور پیوند داور دبا کے

تیار ہوتا ہے اور آبپاشی نہایت کثرت سے چاہتا ہے شروع بارش مین گوبر بوسیدہ لید اور انسان اور جانورون کا میلا تھالہ مین دبا دینا چاہیے فاصلہ درخت کا ۸ گز کافی ہوتا ہے - شاخ تراشی ہر سال ہونا چاہیے یعنی پرانی بوسیدہ اور بیکار شاخین کاٹ ڈالنا چاہیے - معمولی زمین جس مین چونہ کا جز زیادہ ہو عمدہ ہوتی ہے جب شاخ تراشی کی جاوے اور پھول آنا شروع ہو تو اسکا تھالہ گوڑ کر یعنی کھدائی کرا کے خوب کوٹ کر مضبوط کرا دینا چاہیے اور آبپاشی کی جاوے جب پھل آوے تو جہان جہان کثرت سے پھل ہون وہان سے نکال ڈالنا چاہیے اس ترکیب سے جو گتا تک بڑا پھل ہو جاتا ہے اکثر اسکے بیجو پر دوسرے درختون کا چشمہ اور پیوند لگایا جاتا ہے -

ہندوستان مین عموماً اسکی دو قسمین مروج ہین - اول گول نوکدار دوسرا چکٹی اور کتابون مین قریب قریب اسکی تیس قسمین لکھی گئی ہین -

**انار کا بیان** انار کے درخت کو ملائم مٹی کی زمین موافق ہے مرطوب جگہ مضر ہے - برساتی پانی بھرے رہنے سے نقصان پہونچتا ہے شروع بارش مین تھالہ بند کر دینا چاہیے انار کا درخت بذریعہ تخم اور قلم اور پیوند کے تیار ہوتا ہے تخمی درخت نہایت آسانی سے ہوتا ہے یعنی تازہ تخم لے کر ایک رات پانی مین تر رکھکر بو دیے جاوین جب درخت جمے تو اول سال دو مرتبہ دوسرے سال ایکمرتبہ جگہ تبدیل کرنا چاہیے اس کا پیوند اسی کے بیجو پر شروع کاتک مین لگایا جاتا ہے پیوند کا پھل نہایت لذیذ ہوتا ہے پھل آنے کے وقت آبپاشی بند کر دینا چاہیے - موسم گرما مین چار مرتبہ آبپاشی کافی ہوگی بیدانہ انار بذریعہ پیوند کے تیار ہوتا ہے جو کہ اسکی ایک قسم ہے پرانی اور بوسیدہ اور بیکار شاخین اسکی ہر سال تراشنا چاہیے اور شروع بارش مین یہ کھاد تھالہ مین ڈالکر بند کر دینا چاہیے - سرخی اینٹ کی اور شیرہ ہر ایک سیر بھر اور بوسیدہ گوبر اور چونہ اور جو کا آٹا ہموزن سیر بھر یہ کل اجزا شامل کر کے استعمال کرنا چاہیے - اکثر اسکے پھل مین کیڑا لگ جاتا ہے اگر یہ عارضہ پیدا ہو تو کل درخت کے پتہ اور پھل چونہ اور گندھک کے پانی سے پوت دینا چاہیے اور کھاد نمبر ۲ جو آم کی فصل مین بیان ہوا ہے دینا چاہیے اس سے یہ عارضہ دور ہو جاوے گا اسوقت تک ہندوستان مین اسکی صرف چار قسمین ہین -

**ارنڈ خربوزہ کا بیان** - مئی یا جون کے مہینہ مین اس کا تازہ تخم بویا جاتا ہے

ہوتے ہین تیسری قسم کے درخت پیدا ہوتے ہین جن مین پھل آتا ہے اور مادہ مین نہین اسکے درخت کو مرطوب جگہ قطعی موافق نہین اور دھوپ سے بھی سخت نقصان پہونچتا ہے لہذا اس کا درخت باغ مین پورب جانب لگانا چاہیے جڑ کے پاس پانی بھرے رہنے سے درخت ضائع ہو جاتا ہے زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ اسکے درخت جسقدر زیادہ ہونگے اوتنی ہی کثرت سے پھلیگا ایک دو درخت کم پھل دیتا ہے۔ دیمک اور پالے سے اسکی حفاظت کرنا چاہیے۔

**انجیر کا بیان۔** انجیر کا درخت تخم اور قلم دونون ذریعے سے پیدا ہوتا ہے۔ قلم اسکا بھادون مین حسب ہدایت گذشتہ لگایا جاتا ہے۔ سیاہ مٹی کی زمین اور دھوپ زیادہ موافق ہے گوبر بوسیدہ کی کھاد سے پھل اس کا بہت بڑا ہوتا ہے اگر چونہ ملا کر کھاد دیا جاوے تو اور بھی بہتر ہے۔ ہندوستان مین اسکی صرف تین قسمین مروج ہین۔ سرخ۔ اودا۔ بھورا۔

**انگور کا بیان۔** انگور کا درخت بھی تخم اور قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔ تخمی درخت نہایت ہی کمزور ہوتا ہے لہذا قلمی درخت لگانا چاہیے آخر ہفتہ ساون سے اور آخر بھادون تک اسکے قلم لگائے جاتے ہین۔ قلم لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سال کی پختہ شاخ جسمین چار یا چھ آنکھین ہون لیکر بالو آمیز زمین مین دو یا تین آنکھین زمین سے اوپر رکھکر ترچھی گاڑ دیوین اور جڑ کے پاس خوب زمین دبا دیوین (جیسا کہ قلم لگانے کے بیان مین ذکر ہو چکا ہے) اس ترکیب سے خارجی ہوا کا اندر اثر نہین پہونچنے پاتا اور زمین کو ہر وقت تر رکھنا چاہیے۔ سخت زمین مین اسکا قلم لگنا نہایت دشوار ہے کچھ دنون کے بعد قلم مین آنکھ کی جگہ سے شاخ کا نکلنا شروع ہوگا اور درخت تیار ہو جاویگا اگر شائقینون کو درخت تیار کرنے مین کوئی دقت لاحق ہو تو فہرست اقسام انگور جو اس مضمون کے بعد تحریر ہوگی ملاحظہ فرما کر جس قسم کا چاہین لاہور سہارنپور لکھنؤ کلکتہ وغیرہ سے منگالین جسوقت یہ درخت بہم پہونچ جاوین یا تیار ہو جاوین اُسوقت باغ مین اُتر دکھن روشین تیار کی جاوین اگر بالو آمیز زمین ہے تو خیر ورنہ روش کے دونون جانب قریب تین فٹ کے چوڑی قریب ڈیڑھ گز کے گہری نالی کھدوا کر اور بالو آمیز مٹی بھر کر درخت نصب کیے جاوین اگر مالک باغ صاحب مقدور ہوون تو پختہ پائے بنوا کر اور لوہے کی ٹٹیان تیار کرا کے چھپر کی طرح ڈالین اور اس پر بیل چلا دین ورنہ بانس یا لکڑی کی ٹٹیان دو پلڑے چھپر کی طرح تیار کرکے

اُس پر بیل چلا دین جب درخت تیار ہو جاوین اور پھل دینے لگین تو درخت کی جڑین
آخر کنوار مین بارش ختم ہونے پر کھول دینا چاہیے جب پت جھاڑ ہو جاوے اس کی
تمام شاخین دو دو یا تین تین آنکھین چھوڑ کر کاٹ دیوے جسوقت نئی شاخین نکلنا
شروع ہون مندرجہ ذیل کھاد دیکر جڑین داب دین اور اُسی وقت مین جو پُرانی
چھال درخت مین ہو اس کو بھی علیحدہ کر دینا چاہیے تاکہ کیڑونکے قیام کی جگہ باقی نرہجاوے
اس ترکیب سے پھل نہایت کثرت سے پیدا ہونگے اور قبل شروع ہونے بارش کے
پھل پختہ ہو جاوینگے مسٹر کٹھل و مسٹر برکلی و لفٹنٹ پاکس تینون صاحب لکھتے ہین کہ
انگلستان کے تجارت پیشہ اس ترکیب سے بہت کچھ فائدہ اُٹھاتے ہین۔

## نسخہ کھاد برای انگور

شورہ  سرسون کی کھلی  گوبر پوسیدہ  چونا  گڑ  کھلی اور گوبر بیدا جزا علیحدہ
برتن مین سڑائے جاوین اور چونا پانی مین علیحدہ حل کیا جاوے بعدہٗ سبکو باہم ملا کر
درخت کی جڑون مین دیکر نئی مٹی سے جڑین دبا دیوے اگر سڑی ہوئی مچھلی یا گھونگھا کا کھاد
دیکر اُس کے اوپر تھوڑا سا چونا اور شورہ باریک پیسکر چھڑک دین تو نہایت ہی بہتر ہے
بعد داخل کرنے کھاد کے آبپاشی کا عمدہ انتظام رکھنا چاہیے جسوقت پھول آنا شروع
ہو آبپاشی بند کر دی جاوے جب پھل نکلکر تیار ہو جاوین اُس وقت آبپاشی شروع
کر دینا چاہیے۔ پرانے درختون مین بہت سے نقص پیدا ہو جاتے ہین پھل بد ذائقہ
اور چھوٹے ہو جاتے ہین پھلون کا آنا بند ہو جاتا ہے درختون مین کیڑے پیدا ہو کر درخت
کو ضائع کر دیتے ہین ایسی حالت مین بموجب ہدایت فصل انبہ و نیز حسب ہدایت
متذکرہ بالا جڑین کھول دی جاوین اور شاخین کاٹ دی جاوین دس بارہ روز
کے بعد ذیل کا کھاد دیکر جڑین داب دی جاوین اس ترکیب سے یہ نقص دفع ہو جاویگا۔
چونا  شورہ  کسیس  پیشتر ایک بالٹی مین پانی بھر کر شورہ حل کیا جاوے بعد ازان
کسیس پیسکر ملایا جاوے اسکے بعد چونا تھوڑا تھوڑا ڈالا جاوے یہ پانی بقدر
انداز جڑون مین دیا جاوے جب یہ پانی جذب ہو جاوے تب کھاد مندرجہ ذیل دیکر
نئی مٹی سے جڑین دبا دی جاوین  سفوف ہڈی سوختہ  نرم بالو آمیز مٹی اسکے اوپر اور بالو آمیز
مٹی ڈالکر جڑین دبا دی جاوین۔ اور ہر ہفتہ آبپاشی کرتے رہین۔

انگور کے درختون مین کیڑا پیدا ہو جانے کی وجہ سے زیادہ تر صدمہ پہونچتا ہے
اس کے دفعیہ کا طریقہ یہ ہے کہ درختون کی پرانی چھالین جس وقت
درخت جھانٹے جاوین چھیل ڈالی جاوین اور چونا (یکحصہ) گندھک (نصف حصہ)
کوئلہ پسا (یکحصہ) ہوا نیم گرم پانی مین ملاکر کے شاخین اور تنہ پوست دیئے جاوین جس طرح
سے کہ دیوار پوتتے ہین اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ گھاس و پیال وغیرہ جڑون کے پاس رکھکر جبکہ
ہوا تیز ہو آگ لگا دیوے شعلہ آگ کا اتنا بلند ہو کہ درخت کی چوٹی تک پہونچ جاوے اس
طریقہ سے تمام کیڑے جل جاوینگے۔

## نوٹ

۱ — اگر مچھلی اور مرغ کی بیٹ پانی مین جوش دیکر ٹھنڈا کر کے آبپاشی کرے تو پھل جلد اور
نہایت لذیذ دیگا اور درخت نہایت طاقتور ہوگا اور زندہ مچھلیان درخت کی جڑ مین
دینے سے پھل بڑا اور شیرین ہوتا ہے۔

۲ — چنے کا آٹا جڑون مین لیپ کرنے سے خوشہ زیادہ لگتے ہین۔

۳ — سیاہ و سفید انگور کا باہم پیوند لگانے سے جب درخت تیار ہوگا اور پھل دیگا
تو تین قسم کے پھل دیگا۔ سیاہ اور سفید اور سرخ

## فہرست اقسام انگور

یون تو انگلستان مین بہت قسم کے انگور ہین مگر ہندوستان مین جو رائج ہین انکا ذکر اس
فہرست مین کیا جاتا ہے۔

| نمبر شمار | نام درخت | کیفیت |
|---|---|---|
| ۱ | بلیک ہیمبرگ | یہ قسم اوسط درجہ کی ہے اور سرکاری باغ لاہور اور لکھنؤ مین موجود ہے۔ |
| ۲ | بلیک پرنس | یہ قسم نہایت خوش ذائقہ ہے اور سرکاری باغ سہارنپور مین موجود ہے۔ |
| ۳ | سویٹ واٹر | یہ انگور انگریزی قسم کا نہایت خوش ذائقہ قابل توجہ شائقین سرکاری باغ سہارنپور مین ہے۔ |
| ۴ | مسز پنس بلیک مسکٹ | یہ انگریزی قسم کا قابل توجہ شائقین سرکاری باغ لکھنؤ مین ہے۔ |
| ۵ | رائل الیکاٹ | یہ نہایت عمدہ انگریزی انگور ہے اور سرکاری باغ لکھنؤ و سہارنپور مین موجود ہے |
| ۶ | وائٹ فرانٹگنن | اوسط درجہ کا انگور سرکاری باغ لاہور اور سہارنپور مین ہے |

| نمبر شمار | نام درخت | کیفیت |
| --- | --- | --- |
| ۷ | رائل وینارڈ | اوسط درجہ کا انگور سرکاری باغ لاہور اور سہارنپور مین ہے |
| ۸ | بلیک برگنڈی | ایضاً |
| ۹ | ڈمیکس | ایضاً |
| ۱۰ | آرلی ہمبرگ | ایضاً |
| ۱۱ | بمبئی ریڈ | یہ ہندوستان کا انگور نہایت اعلی درجہ کا سرکاری باغ لکھنو مین ہے ۔ |
| ۱۲ | دیسی سفید | ایضاً |
| ۱۳ | کابلی سیاہ انگور | یہ قسم بھی نہایت اعلے توجہ کے لائق سرکاری باغ لاہور مین ہے |
| ۱۴ | حسینی | اس انگور سے بڑھکر ہندوستان مین دوسرا انگور نہین ہے کشمیر اور کابل سے جو سفید انگور آتا ہے وہ یہی ہے اور سرکاری باغ لاہور مین موجود ہے |
| ۱۵ | کشمش | اس انگور کا ذائقہ مثل کشمش کے ہوتا ہے اس مین تخم نہین ہوتا لاہور مین موجود ہے |
| ۱۶ | پیشاوری | یہ پیشاور کا مشہور معروف انگور سرکاری باغ لاہور مین موجود ہے |

**اناناس کا بیان**۔ اناناس کے پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسکے سر کی طرف کا حصہ جس طرف پتہ ہوتے ہین کاٹ کر زمین مین دفن کردیتے ہین اور آبپاشی کرتے ہین چند روز کے بعد اس مین جڑین نکلکر درخت قائم ہوجاتا ہے اسکی کاشت اس زمین مین عمدہ ہوتی ہے جہان گنا خوب پیدا ہوتا ہے اور وہ زمین بھی کارآمد ہے جس مین موٹی بالو اور سنگریزہ کا شمول ہے ۔ یا پیلی مٹی کی زمین ملائم ہو اگر ایسی زمین دستیاب نہو تو اور قسم کی زمین مین جس جس جگہ درخت لگانا ہو دو فٹ گہرا کھود کر اور وہان کی مٹی دور کرکے دوسری مٹی جہان نیشکر عمدہ پیدا ہوتا ہو بھر دین اور مندرجہ ذیل کھاد تیار کے بقدر انداز گدھون مین بھر دین کھاد کا ڈالنا ہر قسم کی زمین مین نہایت ضروری ہے جب اسطرح سے کھیت تیار ہوجاوے تو ماہ اگست مین درخت نصب کرین ہر قطار اسکی دو فٹ کے فاصلہ پر ہونا چاہیے اور ایک درخت دوسرے درخت سے ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر ہو۔ ماہ اگست مین درخت لگائے جاوین ماگھ کے مہینہ مین پھول آتا ہے ساون بھادون مین پھل پکتا ہے کنوار مین درخت کو روئیدگی ہوتی ہے اُسوقت اکثر دوبارہ پھل دیتا ہے مگر یہ پھل نہایت بدذائقہ ہوتا ہے جسوقت پھل پختہ ہونیکا

زمانہ ہو آبپاشی موقوف کردینا چاہیے ورنہ پھل سیٹھا ہوجائیگا ایام بارش میں آبپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی موسم گرما میں ہوتی ہے ہفتہ وار پانی دینا چاہیے اور اُسکے برگ و شاخ بھی گاہے گاہے دھونا چاہیے تاکہ گرد و غبار سے پاک ہوجاویں اور دسویں پندرھویں تراتی یعنی کھرپی سے گھاس وغیرہ صاف کرنا چاہیے۔

## نسخہ کھاد برائے اناناس

چونا ۲۰ آثار نمک طعام ۱ آثار شورہ ۲ آثار برادہ یا بکھار کے آوا کی راکھ ۱۰ آثار لید یا بکری بھیڑی کی مینگنی پیشتر نمک کو اتنے پانی میں حل کریں کہ جتنے میں چونا حل ہوجاوے پھر اُسی آب نمک میں چونا اتنا گاڑھا تر کریں جیسا کہ روٹیوں کا آٹا ہوتا ہے بعدہ شورہ کو سفوف کرکے راکھ میں ملادیں اسکے بعد سبکو باہم خوب مخلوط کرکے ہر ایک گڑھے میں بقدر انداز ڈالیں۔

بدرجۂ مجبوری یہ کھاد بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ آم کا سڑا ہوا پتہ گوبر بوسیدہ ۱۰ آثار سڑی ہوئی سرسوں کی کھلی ایک تھانولہ کے واسطے کھاد کافی ہے۔

ماہ فروری میں تین روز تک جڑوں میں کھلی رکھکر آم کا سڑا ہوا پتہ گوبر بوسیدہ بقدر انداز جڑ درخت کے پاس رکھکر نئی مٹی سے دبا دینا چاہیے۔

## نوٹ

قبل اسکے کہ درخت مستقل جگہ قائم کیا جاوے ایک مرتبہ جگہ بدل دینا چاہیے جس وقت بونے کے بعد درخت جڑ پکڑ لیوے اور روئیدگی حاصل کرلیوے اُکھاڑ کر اور جڑ کاٹ کر قریب ایک پہر کے سایہ اور ہوا میں رکھکر جڑ کا زخم خشک کرلیویں اور مستقل جگہ قائم کردیویں ۔ اور ایسا کرنے سے پھل میں ہر طرح کی عمدگی پیدا ہوتی ہے ۔

اگر آپ کو درخت تیار کرنے میں کوئی دقت واقع ہو تو لاہور سہارنپور کانپور لکھنؤ کلکتہ وغیرہ سے منگا لیجیے ۔

**اسٹابری کا بیان۔** اسٹابری کی کاشت بھی اُس زمین میں عمدہ ہوتی ہے جہاں نیشکر اچھا ہوتا ہے پس ایسی زمین تجویز کرکے ماہ ستمبر میں قریب ڈیڑھ فٹ کے گہری کل زمین کھیت کی کھودی جاوے اور روشیں لمبی لمبی ایک ایک فٹ چوڑی بنائی جاویں جسکے درمیان ایک فٹ چوڑی نالی ہو جس طرح اضلاع فرخ آباد وغیرہ میں آلو کے کھیت تیار ہوتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ یہ بہت کم چوڑی اور لمبی ہوتی ہیں۔

اشاریوں کی روشین شکل باغ کی روشون کے ہونا چاہیے اور موگری وغیرہ سے کوٹائی کرکے مضبوط کر دینا چاہیے تاکہ ان روشون پر آمد و رفت بآسانی ہو سکے آمد رفت کے سوائے ان روشون سے پھلون کی بہت کچھ حفاظت ہوگی روشون کا نمونہ یہ ہے -

روش
نالی
روش
نالی
روش

جب یہ روشین تیار ہو جاوین تو نالی مین ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ایک فٹ مربع گڈھا کھودا جاوے اور اس گڈھے مین سڑے ہوے پتو نکا کھاد یا معمولی کھاد جو کھیتون مین ڈالا جاتا ہے بقدر انداز ڈالکر مٹی مین ملا دیوے اور چند روز یون ہی رہنے دے ابتدائے اکتوبر مین درخت نصب کرکے جڑون کے پاس ہاتون سے دبا دیوے اور آبپاشی کی جاوے ایام سرما مین ہفتہ وار اور ایام گرما مین چوتھے روز یا روزانہ جیسا موقع ہو آبپاشی کی جاوے نصب کرنے کے بعد اس کا درخت چند ہی روز مین جڑین نکالکر شاخین پیدا کرنا شروع کرتا ہے اور درخت تیار ہو جاتا ہے جب درخت تیار ہو جاوے اور جڑون مین شاخین نکلین انکو کاٹ ڈالنا چاہیے کیونکہ اصلی درخت کی طاقت مین فرق آجاتا ہے زیادہ آبپاشی یا پانی بھرے رہنے سے اسکے درخت کو کوئی ضرر نہین پہونچتا ہان البتہ کیچڑ کی وجہ سے اسکے برگ و شاخ اور پھلون کو عظیم صدمہ پہونچتا ہے اسکی حفاظت کے واسطے کمہار سے مٹی کی توا جیسے کہ اکثر اضلاع اودھ کی دیہات مین روٹی بنانے کی تبے مین بنوا لیے جاوین یہ توا سوا فٹ یا ڈیڑھ فٹ کا ہووے اور اس کے درمیان مین ایک سوراخ قریب دو انچہ کے ہووے جیسا کہ نقشہ ہذا سے ظاہر ہے توا گول ہو یا چوکور نتیجہ دونون کا ایک ہی ہے

توا کی چوکور شکل
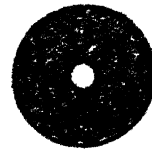
توا کی گول شکل

جب درخت کچھ بڑا ہو جاوے تو کل درخت کو توے کے سوراخ میں سے نکالکر توے کو روشون پر رکھدینا چاہیے تا کہ اسکے برگ و شاخ توے کے اوپر رہیں اور کیچڑ سے محفوظ رہیں یا بانس وغیرہ کی ٹٹیان بنواکر یہی عمل کرنا چاہیے چونکہ یہ میوہ اور کل میوون سے گران قیمت اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اور خوبصورتی میں بھی اسکے برابر دوسرا میوہ نہین ہے لہذا شائقینون اور کاشتکارون کو اتنی دردسری کرنے مین کوئی نقصان نہین ہو سکتا ہے۔ پھل آنے پر پرندجانورون سے اسکی حفاظت نہایت ضروری ہے ایک آدمی جبسے پھل پیدا ہون موجود رہنا چاہیئے اکثر متمول لوگ بانس کے ٹپ جیسے کہ مرغ کے رکھنے کے ہوتے ہین پرندون کی حفاظت کی واسطے درختون پر رکھدیتے ہین ماہ فروری مین پھل آتا ہے اور مارچ سے کام آنے لگتا ہے۔

اس کا درخت تخم سے بھی پیدا ہوتا ہے مگر عموماً ٹونٹا کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے یعنے جو شاخین آخر میں اُسکی جڑون مین نکلتی ہین اُنکو درخت سے کاٹکر ذخیرہ مین رکھتے ہین اور وقت ضرورت کے کام مین لاتے ہین۔

اسلئے بری درخت تیار کرنے مین اول مرتبہ دقت ہوتی ہے لہذا شائقین اول مرتبہ تخم سے تیار کر لین یا کسی کارخانہ سے تیار درخت منگالین پھر اجراے نسل ہوتی رہیگی۔

**آلو بخارا کا بیان۔** آلوچہ اور آلو بخارا کا کل قاعدہ ایک ہی ہے لہذا جو طریقے آلوچہ کے بیان مین عرض کیے جاوینگے اُنپر عمل کیجیے۔

**آلوچہ کا بیان۔** آلوچہ بذریعہ تخم اور پیوند اور قلم کے تیار کیا جاتا ہے تازہ تخم اسکا بویا جاتا ہے اور جگہ تبدیل کی جاتی ہے۔ مئی جون مین پیوند باندھا جاتا ہے اور نومبر دسمبر مین قلم لگایا جاتا ہے اونچی زمین ریتلی موافق ہے مرطوب جگہ پسند نہین آبپاشی بکثرت کرنا چاہیے کاتک مین جڑین کھولکر کھاد دینا چاہیے۔

گوبر بوسیدہ اور سڑے ہوے پتون کا کھاد کافی ہوتا ہے پرانی اور بوسیدہ شاخین تراش دینا چاہیے جبسے پھول آوے اور جب تک پھل نہ نکلے آبپاشی نکرنا چاہیے پالہ سے بچانیکی کوئی ضرورت نہین اسوجہ سے دو قسم کا ہوتا ہے ایک چھوٹا دوسرا بڑا۔ اکثر اسکے بیجو پر پیوند لگایا جاتا ہے۔

**بادام کا بیان۔** بادام کا درخت بذریعۂ تخم تیار کیا جاتا ہے کاغذی بادام تازہ

مع اوپر کے چھلکا کے لیکر کاغذ کے برابر چھیلکر گاے کے پیشاب مین یا نسخہ مندرجہ تحت مین ایک ہفتہ تر رکھکر بو دین اور آبپاشی کرتے ہین جب درخت پیدا ہو چند روز کے بعد جگہ تبدیل کر دین۔ ریتلی قسم کی زمین اسکے موافق ہے نسخہ یہ ہے۔

نمک ۲ تولہ شورہ ۲ تولہ چونہ ۲ تولہ پانی ۱۰ سار

**بیر کا بیان** بیر کا درخت بذریعہ تخم اور پیوند اور چشمہ کے تیار ہوتا ہے تخمی سے چشمہ اور پیوند کا اچھا ہوتا ہے چشمہ اسکا معمولی طریقہ سے جیسا کہ چشمہ لگانے کے بیان مین تحریر ہو چکا ہے باندھا جاتا ہے اور پیوند لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سال یا دو سال کے بیجو کے تنہ زمین سے ۸۔انچہ سے ۹۔انچہ تک چھوڑکر کاٹ ڈالی جاوے اور جس شاخ کا پیوند لگانا ہو اُسکی پتلی اور پختہ شاخ کاٹ کر بیجو کے سر مین اتنا موٹا سوراخ کرے جتنی کہ کاٹی ہوئی شاخ ہووے یہ سوراخ دو انچہ سے کم گہرا نہو بعدہ شاخ کے نیچے کا حصہ سوراخ کے انداز سے چھیلے کہ یہ چھلا ہوا مقام سوراخ بیجو مین ٹھیک ٹھیک ملجاوے ڈھیلا نرہے بعدہ یہ چھلا ہوا مقام سوراخ مین داخل کر کے مضبوط باندھ دیوے بر تقدیریہ شاخ کا چھلا ہوا سوراخ مین ڈھیلا ہو تو سوراخ والے حصہ مین دو شگاف دیدینا چاہیے تاکہ سوراخ شدہ لکڑی کے چار حصہ ہو جاوین اور شاخ کے چھلے ہوے مقام کو مضبوط پکڑ لیوین اوپر سے مضبوط بندش کرے اور بندش کے اوپر وہ مسالہ جو پیوندی آم کے بیان مین درج ہوا ہے لیپکر دیوین یہ کل باتین اشکال ذیل سے اچھی سمجھ مین آجاوینگی۔

بیجو مین سوراخ — شاخ چھلی ہوئی — سوراخ شگاف دیا ہوا — پیوند بطور چشمہ کے

چھلا ہوا مقام

نمبر۱ — نمبر۲ — نمبر۳ — نمبر۴

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بیجو کی چھال مین شگاف دیکر اور چھال ہٹاکر اندر کی لکڑی ترچھی چھیلی جاوے جیسا کہ شکل نمبر۴ سے ظاہر ہوگا پھر اُسی کے انداز سے شاخ کی لکڑی چھیل ڈالی جاوے

حسب قاعدہ پیوند لگانے کے بعد شاخ کو بیجو کے چھیلے ہوئے مقام پر داخل کرکے اور بیجو کی چھال اوپر سے لگا کر مضبوط بندش کر دیوے تو پیوند مطابق شکل نمبر ۴ کے تیار ہوا - اور مصالحہ کا لیپ کر دینا چاہیے یہ کٹی ہوئی شاخ ۱۲ گھنٹہ سے زیادہ نہ رکھی رہنی چاہیے جس مقام پر پیوند لگا ہے زیادہ مقدار مین کپڑا یا نمدہ وغیرہ لپیٹکر جبتک پیوند وصل ہو جاوے ہر وقت پانی سے تر رکھنا چاہیے میری دانست مین بیجو کو گملہ مین تیار کرکے پیوند لگایا جاوے یا ایسی جگہ بیجو درخت نصب کرے جہان ہمیشہ سایہ رہے دھوپ کا گذر نہو شبنم پہونچتی رہے اسکی پرورش مین کوئی تردد طلب بات نہین ہے معمولی زمین اور کھاد اور آبپاشی سے کام نکل جاتا ہے بیجو کی جڑین اور پوشیدہ شاخین کاٹ ڈالنا چاہیے یہ درخت بمقابلہ پیوند کے چشمہ کے ذریعہ با سانی تیار ہوتا ہے -

بیجو کی چھال ہٹائی ہوئی
بیجو کی چھال ہٹادیگئی
اشکال نمبر ۵
شاخ کا چھلا ہوا مقام

الف کی جگہ اندر سفید لکڑی ہے مطابق شاخ کے چھیلا جاویگی تاکہ ہموار پیوند لگ سکے اور داہنی بائین جو چھال ہٹائی ہوئی نظر آتی ہے شاخ داخل کرکے شاخ کے اوپر لگا دی جاویگی تو شکل مطابق نمبر ۴ کے ہو جاویگی

**بلیلچی کا بیان** - اس کا پھل نہایت ہی ترش ہوتا ہے یہانتک کہ بغیر مطبوخ کے چٹنی اور اچار کے کام مین بھی نہین آسکتا لہذا اس کا بیان متروک کیا گیا اس کا درخت معمولی طور سے تخم کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے معمولی آبپاشی اور پرورش کا محتاج ہے -

**بڑھل کا بیان** - اس کا درخت بھی تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے معمولی آبپاشی چاہتا ہے اور قریب قریب ہر قسم کی زمین مین ہوتا ہے کوئی نئی بات اسکی پرورش مین نہین ہے دو چار برس کے بعد تھوڑا سا کھاد دینا چاہیے -

**بہی کا بیان** - بہی کا درخت بذریعہ تخم اور قلم اور پیوند کے تیار ہوتا ہے تازہ تخم اس کا معمولی طریقہ سے بویا جاتا ہے جب درخت تیار ہوتا ہے تو حسب قاعدہ جگہ تبدیل کرتے ہین

اور قلم موسم سرما مین لگایا جاتا ہے قریب ۹ انچہ کے بتلی پختہ شاخ لیکر حسب قاعدہ مقررہ نصف زمین مین دفن کردینا چاہیے اور نصف اوپر رکھنا چاہیے اور پوس مین پیوند اس کا آڑو اور آلوچہ کے بیجو پر لگایا جاتا ہے اور معمولی کھاد اور آبپاشی سے کام نکل جاتا ہے بعد اختتام بارش جڑین کھولکر کھاد دینا چاہیے۔ ملائم مٹی کی عمدہ زمین اسکے واسطے ہونا چاہیے نشیب اور مرطوب جگہ مین درخت ضائع جاتا ہے پالہ وغیرہ کا خوف نہین۔

**نوٹ** ۔ درختان ذیل کا پیوند عموماً آڑو اور خصوصاً آلوچہ پر لگایا جاتا ہے مگر جہانتک ممکن ہو اُسی درخت کا بیجو ہو جس کا پیوند تیار کرنا ہے جس قسم کا بیجو کمزور ہوتا ہے اُسکے واسطے دوسرے درخت کا بیجو استعمال کیا جاتا ہے مثلاً لیمون نارنگی کے واسطے کھٹا۔ اسی طرح آڑو وغیرہ کا حال ہے۔

لوکاٹ۔ ناسپاتی۔ بہی۔ سیب۔ لیچی۔ پلم۔ اخروٹ۔

**بیل کا بیان** ۔ بیل عموماً ہر قسم کی زمین مین پیدا ہوتا ہے اور تخم اور دابا اور پیوند اور ٹونٹا کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے جیٹھ کے مہینہ مین تازہ تخم معمولی طریقہ سے بویا جاتا ہے اور دیگر طریقونکا عمل برسات مین کیا جاتا ہے چار پانچ برس کی عمر تک دو تین مرتبہ کھاد دینا چاہیے پھر ضرورت نہین اور آبپاشی کا بھی یہی حال ہے جوان درخت کو موسم گرما مین دو تین مرتبہ پانی دیدینا کافی ہوتا ہے اسکی تین قسمین ہوتی ہین اول کاغذی جس کا پھل بڑا اور چھلکا پتلا ہوتا ہے دوسرا کٹھیا جس کا پھل چھوٹا اور بدمزہ ہوتا ہے تیسرا بیدانہ جس کے پھل کی نہایت تعریف ہے اور یہ قسم نہایت ہی کمیاب ہے کیونکہ میری نظر سے ابتک نہین گذرا کیا عجب ہے کہ جو ترکیب امرود کے بیدانہ کرنے کی ہے وہی اسکی ہو۔ سرسون کی کھلی پانی مین حل کرکے آبپاشی کرنے سے پھل بڑا ہوتا ہے۔

**چکیم کا بیان** ۔ اسکے واسطے مرطوب زمین کی ضرورت ہے کیونکہ یہ درخت سرد ملک کا ہے اور مثل آلوچہ و آلو بخارا کے تیار اور پرورش کیا جاتا ہے۔

**پستہ کا بیان** ۔ یہ درخت پہاڑی سرد ملکون کا ہے اسوجہ سے ہندوستان مین کہین نظر نہین آتا ہندوستان کے اکثر پہاڑی حصص مین درخت تو قائم ہوگئے مگر بارآور نہین ہوسکے علی ہذا القیاس اسی طرح اور میوہ دار درخت مثل چلغوزہ و کشمش وغیرہ پہاڑی سرد ملکون مین ہوتے ہین اور ہندوستان مین نہین ہوتے اُن کا

بیان فضول سمجھ کر ملتوی رکھا۔

**پنیالہ کا بیان**۔ یہ درخت بھی مثل پلم کے ولایتی ہے اور گل وہی طریقہ میں جو پلم کے درخت کے واسطے استعمال کیے جاتے ہیں۔

**چھوہارے کا بیان**۔ چھوہارے کا درخت نہ تو ہر جگہ بار آور ہوتا ہے اور نہ قائم رہتا ہے اطراف کلکتہ کی مرطوب جگہ اس کے پسند ہے۔ تازہ تخم ایک رات پانی میں بھگو کر بویا جاتا ہے دس بارہ برس میں پھل دینا شروع کر دیتا ہے آبپاشی اوسط درجہ کی چاہتا ہے اگر آپ مرطوب زمین میں اس جوار میں اس کا درخت لگائیں گے تو شاید درخت قائم ہو جاوے مگر حسب مراد بار آور نہ ہوگا اور درخت کمزور رہے گا اگر سرسون کی کھلی پانی میں حل کر کے آبپاشی کی جاوے تو شاید پھل دینے لگے اور جس جگہ کی زمین اس کے موافق ہے اگر وہاں اس طریقہ سے آبپاشی کی جاوے تو نہایت ہی شیرین اور بکثرت پھل دے گا۔ اور پھل کا وزن بڑھ جاوے گا۔

**راسبری کا بیان**۔ اسکے درخت کی تیاری میں کوئی بات تردد طلب نہیں ہے صرف ڈونٹا یعنی جڑ سے نکلی ہوئی شاخوں سے اجرائے نسل ہوتی ہے انناس والا کھاد دیا جاتا ہے اور معمولی کھاد سے جو کہ کاشتکار لوگ استعمال کرتے ہیں کام نکل سکتا ہے اور درخت اس کے تین تین انچ کے فاصلہ پر نصب کیے جاتے ہیں۔

**زرد آلو کا بیان**۔ زرد آلو کا درخت مثل الوچہ کے ہوتا ہے اور پھل بھی قریب قریب ویسا ہی ہوتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اس کا پھل الوچہ سے شیرین ہوتا ہے اسکے تیار کرنے کی اور پرورش کی بالکل وہی کارروائی کرنا چاہیے جو کہ الوچہ کے واسطے کی جاتی ہے۔

**شریفہ کا بیان**۔ اس کا درخت سایہ میں کسی قدر زوردار ہوتا ہے بارش کے بعد پرانا چونا اور گوبر کا کھاد دیا جاتا ہے مرطوب اور نشیب زمین اسکے ناموافق ہے اور یہ اس کا درخت بذریعہ تخم اور رد بنا اور پیوند اور چشمہ کے تیار ہوتا ہے تازہ تخم بویا جاتا ہے اور رد بنا بارش میں اور چشمہ اور پیوند جیت کے آڑو اور الوچہ اور آلو بخارا کے اور تخمی شریفہ کے پیڑ پر لگایا جاتا ہے معمولی آبپاشی کی جاتی ہے جڑوں کو کھود کر چونا اور گوبر بوسیدہ تخمی کا کھاد دیا و یہ کھاد جو فصل انیہ میں نمبر ا پر لکھا گیا ہے دینا چاہیے

**شہتوت کا بیان** - توت کا درخت ہر قسم کی کار آمد زمین مین پیدا ہوتا ہے
اور بذریعۂ تخم اور پیوند اور قلم کے تیار ہوتا ہے تخمی درخت دیر مین
بار آور ہوتا ہے قلم کے ذریعہ سے نہایت آسانی اور
بکثرت تیار کیا جاتا ہے اور قلمی درخت کا پھل بھی اچھا ہوتا ہے اور بھادون مین
اس کا قلم لگایا جاتا ہے قریب چھہ انگل کے سر سبز شاداب پتلی پختہ شاخ زمین مین دفن
کرنا چاہیے اور چھہ انچہ یا ایک فٹ اوپر زمین کے رکھنا چاہیے اور آبپاشی ہمیشہ ہوتی رہے
چار پانچ برس کی عمر تک اس کی غور و پرداخت کی ضرورت ہے پھر وہی چھہ سے
پانچوین برس جڑین کھولکر معمولی کھاد دینا چاہیے -
اور شہتوت چار قسم کا ہوتا ہے لانبا سیاہ لانبا سفید سرخ گول سفید بیدانہ -

**سپاری کا بیان** - سپاری کا درخت ہر جگہ بالیدہ نہین ہوتا اطراف کلکتہ مین بکثرت
صوبہ بہار مین خال خال نظر آتے ہین درخت اس کا نہایت خوشنما ہوتا ہے لکڑی اسکی نہایت
مضبوط اور لچکدار ہوتی ہے اور درخت اس کا تخم کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے تازہ سپاری
جس کو جوش نہ دیا گیا ہو اور بکل سپاری پر موجود ہو بو دی جاتی ہے اور آبپاشی کرتے
رہتے ہین چند روز کے بعد درخت جم کر تیار ہوجاتا ہے جو سپاری پان مین کھانے کی
بازار مین فروخت ہوتی ہے وہ جوش کی ہوئی ہوتی ہے اسوجہ سے وہ جم نہین سکتی
اگر سرسون کی کھلی پانی مین حلکر کے آبپاشی کرے تو درخت جلد بار آور ہوگا اور پھل
میٹھا اور بڑا ہوگا -

**سیب کا بیان** - سیب کے درخت کو قریب ہر قسم کی عمدہ زمین موافق ہے
اجرای نسل اسکی بذریعہ تخم اور پیوند اور قلم کے کی جاتی ہے تخمی درخت دیر مین اور دقت
سے تیار ہوتا ہے اسوجہ سے پیوند اور قلم کا عموماً رواج ہے - شروع ایام سرما مین جڑین
کھولکر گوبر پوسیدہ اور چونہ کا کھاد دیا جاتا ہے ہفتہ وار اور چند روز موسم کا خیال
کرکے آبپاشی کرنا چاہیے - انگریزی کتابون مین اسکی قسمین قریب پانسو کے لکھی ہین -
ہندوستان مین صرف دس بارہ قسمین ہین جو سرکاری باغ لاہور سہارنپور لکھنؤ کلکتہ
مین موجود ہین -

**خوبانی کا بیان** - اس کا درخت کوہستانی اور برفستانی ملکون مین مثل شملہ و کشمیر وغیرہ

سے اچھا ہوتا ہے اور بذریعہ تخم اور پیوند کے تیار کیا جاتا ہے اسکی پرورش وغیرہ کا
کل طریقہ مثل آڑو کے ہے صرف شاخ تراشی نہین کی جاتی ہے۔

**فالسہ کا بیان**۔ فالسہ کا درخت ہر قسم کی کارآمد زمین مین پیدا ہوتا ہے اور تخم سے
تیار کیا جاتا ہے پیوندی قطعی اچھا نہین ہوتا معمولی کھاد دینا چاہیے جڑین کھولنا
اور شاخ تراشی کی ضرورت نہین اگر زیادہ پرانا درخت ہو جاوے اُسوقت جڑین
کھولکر کھاد دینا چاہیے۔

**کٹھل کا بیان**۔ اس کا درخت تخم کے ذریعہ سے پیدا کیا جاتا ہے اکثر آم کے پیوند پر بھی پیوند
لگ جاتا ہے مگر ایسا درخت نظر سے نہین گذرا یہ صرف تماشا ہے گدرے پھل کا تخم بونے سے
سفید گودے کا پھل اور پختہ پھل کا تخم بونے سے زرد گودے کا پھل ہوتا ہے تخم کو مع تھوڑا
تھوڑی شہد مین لپیٹ کر یا بغیر شہد کے اندر اساڑھ یا شروع ساون مین بو دینا چاہیے
جب درخت جم کر تیار ہو دو برس تک جگہ بدلنا چاہیے اور پھر مستقل جگہ قائم کر دیا جاوے
ماہ ستمبر مین سڑے ہوے گوبر اور پتون کا کھاد دینا چاہیے زیادہ کھاد دینے سے
پھل پھٹ جاتا ہے۔ چیلی مٹی کی زمین یا چکنی مٹی کی ملائم زمین اسکے واسطے مفید ہے
بالو آمیز زمین مین پھل میٹھا ہوتا ہے اکثر عمدہ زمین مین از خود پھل زمین کے اندر
پیدا ہوتے ہین اور معمولی زمین مین اس ترکیب سے زمین کے اندر پھل پیدا
ہوتا ہے جبوقت دو برس کا پیڑ مستقل جگہ نصب کیا جاوے تو قریب ایک فٹ کے تھالا کھودکر درخت نصب کیا
جاوے تاکہ ایک فٹ درخت کا تنہ زمین کے اندر دب جاوے جب قریب چار فٹ کے درخت بلند ہو جاوے
تو تھالہ کو کھودکر وہ تنہ جو نصب کرتے وقت زمین دبا دی گئی تھی کھول لی جاوے
مگر جڑ کا حصہ نہ کھولا جاوے لبعدہ زمین کے دبے ہوے تنہ اور وہ جو زمین کے
اوپر تیار ہوئی ہے انمین کو حسب نمونہ ذیل زمین مین دبا دیوے صرف تھوڑے سے تنہ
قریب دو چار انگل کے اور کل شاخین اوپر رہین تنہ کے اینٹھنے کے وقت یہ احتیاط
ضروری ہے کہ لکڑی تنہ کی ٹوٹنے نہ پاوے ورنہ درخت ضائع جاوے گا اوپر سے
مٹی ڈالکر جڑ کے پاس مضبوط کر دینا چاہیے اور حسب ضرورت آبپاشی کرتے رہین
زیادہ آبپاشی کی ضرورت نہین ہوتی سرسون کی کھلی پانی مین ... آبپاشی کرنے سے
پھل بڑا اور میٹھا ہوگا پرانے درختون کی جڑین چھانٹنا چاہیے۔

نمونہ تنہ کو اینٹھ کر زمین مین دبانا
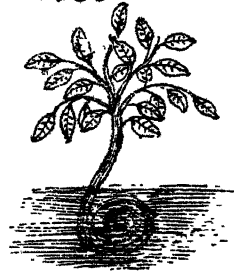
**کروندے کا بیان**- کروندے کا درخت معمولی طور سے تخم اور قلم اور دبا کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے تخم اسکے گدرے پھل کا بویا جاتا ہے دبا برسات مین اور قلم موسم سرما مین لگایا جاتا ہے جس وقت اس کا درخت پھلتا ہے قابل دید ہو جاتا ہے معمولی کھاد اور آبپاشی کافی ہے شاخ تراشی اسکی نہین کی جاتی ہے -

**کمرکھ کا بیان**- دیسی کمرکھ کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے اور چینی کمرکھ کا درخت بذریعۂ پیوند تیار کیا جاتا ہے ماہ ستمبر مین پھل پکتا ہے اور دوسرا پھول نکلنا شروع ہوتا ہے نوعمر درخت آبپاشی زیادہ چاہتا ہے اور چوتھے پانچوین برس کھاد دیدینا کافی ہوتا ہے اگر تخمی درخت تیار کرنا ہو تو گدرے پھل کا تخم بونا چاہیے جب درخت تیار ہو حسب ہدایت جگہ بدلنا چاہیے -

**کھرنی کا بیان**- اس کا درخت بھی ہر قسم کی زمین مین بذریعہ تخم پیدا ہوتا ہے چار پانچ برس کی عمر تک آبپاشی کی ضرورت رہتی ہے پھر نہین - نہ کھاد کی ضرورت نہ آبپاشی کی - میری راے مین میوہ دار درختون کے باغ مین اس کا درخت لگانا مناسب نہین کیونکہ اس کا درخت نہایت قدآور درخت ہوتا ہے او دوسرے چھوٹے درختون کو دبالیتا ہے میرے خیال مین اسکے برابر دوسرے پھلدار درختون کی جڑین بھی نہین ہوتین - ماہران علم پانسو برس کی اسکی عمر بتلاتے ہین -

**کیلا کا بیان**- کیلا کا درخت ملائم اور مرطوب جگہ مین اچھا ہوتا ہے سخت زمین مین بدقت قائم رہتا ہے اور بہت نقص واقع ہو جاتے ہین - اناس والا کھاد یا سڑے ہوے گوبر اور پتون کا کھاد مفید ہے کیلا زمین کی رطوبت بہت دور تک

کھینچتا ہے لہذا اسکو دیگر درختان میوہ دار سے تین چار گز کے فاصلہ پر لگانا چاہیے اور پچھم جانب اسوجہ سے لگاتے ہین کہ ایام گرما مین درخت کو لو یعنی گرم ہوا سے بچاتا ہے۔ اُسکی اجرائے نسل کا طریقہ یہ ہے کہ اگر عمدہ زمین مین ہو تو خیر ورنہ ایک گز مربع گڑھا کھود کر بالو آمیز مٹی بھر کر اور ذیل کا کھاد تھالہ مین ڈالکر ایک فٹ سے دو فٹ تک گہرا جیسا قد آور درخت ہو زمین مین دباکر نصب کرتے ہین اور یہ کارروائی ساون بھادون مین کی جاتی ہے عمدہ زمین مین صرف گوبر بھر کر اُسکے اوپر درخت لگاتے ہین اور پانی دیتے ہین کیلا کی جڑ سے نکلا ہوا درخت جس کو ڈونٹا کہتے ہین مع اُس حصہ جڑ کے جو اُسکے مقابل ہو کاٹ کر لگانے سے درخت قائم ہوتا ہے۔ تھالہ مین بھرنے کا کھاد یہ ہے۔ گوبر شورہ نمک سبکو باہم ملا کر تھالہ مین داخل کر کے اُسکے اوپر درخت کھڑا کر کے مٹی سے دبا دیتے ہین اور پانی دیدیتے ہین اسکی پھلیان درخت مین پکا کر توڑنا چاہیے اور دو تین روز رکھکر استعمال کرنا چاہیے اگر زیادہ ضرورت ہو تو جب دو چار پھلیان اسکے خوشہ کی پختہ ہو جاوین تو خوشہ درخت سے علیحدہ کر کے پال مین رکھنا چاہیے بالکل خام پھلیان پال مین خراب ہو جاتی ہین پال اس کا کیلا اور سرس کے پتون مین عمدہ ہوتا ہے۔

اگر ایک درخت سے دو قسم کے پھل لینا چاہو تو دو قسم کے درخت کے تنہ اور جڑ نصف نصف چھیلکر اور پیوند باندھ کر نصب کر دیتے ہین جو اس سے درخت پیدا ہوگا تو وہ ایک ہی درخت دو قسم کے پھل دیگا کیلا کا درخت موسم گرما مین زیادہ آبپاشی چاہتا ہے۔

اقسام کیلا کی فہرست اسوجہ سے درج ذیل کی جاتی ہے تاکہ شائقین کو یہ بات معلوم ہو کہ کون درخت کیسا ہے۔

| نمبر شمار | نام درخت | کیفیت |
|---|---|---|
| ۱ | چمپا | اس کیلہ سے لذیذ زیادہ کوئی کیلا نہین ہوتا بہت کچھ قابل تعریف ہے اور پتہ اسکے سرخی مائل نہایت خوبصورت ہوتے ہین پھلیان قریب ۲ انچ کے لمبی ہوتی ہین اور پختہ ہو کر درخت سے خود بخود علیحدہ ہو جاتی ہین |

| نمبر شمار | نام درخت | کیفیت |
|---|---|---|
| ۲ | چمپا | چمپا مین اور اسمین بہت ہی کم فرق ہوتا ہے صرف اسکی پھلیان کچھ چھوٹی ہوتی ہین |
| ۳ | چینا | اسکی پھلیان نہایت شیرین ہوتی ہین یہ قسم مشہور و معروف۔ |
| ۴ | ڈھکنی | یہ کیلا بھی نہایت ہی خوش ذائقہ پھل دیتا ہے ڈھکنی مرتبان چمپا چینی چمپا ہم رتبہ ہوتے ہین۔ |
| ۵ | رام کیلا | یہ کیلا عجیب الصفت اور خوش ذائقہ ہے اسکا درخت اور پھل تمام سرخ ہوتے ہین |
| ۶ | زیر مینا | اس کا درخت قابل دید اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اسکے پتون پہ سرخ دھبے عجیب بہار دیتے ہین اپنی خوبصورتی کی وجہ سے گران قیمت بھی ہے |
| ۷ | کچ کیلا | یہ کیلا معمولی قسم کا محض ترکاری کے لائق ہوتا ہے۔ |
| ۸ | کٹھیلا | بجز اسکے کہ یہ قدآور ہوتا ہے اور کوئی صفت نہین ہے۔ |
| ۹ | کیلا کیونڈش | نہایت خوش ذائقہ اور خوبصورت پست قد ہوتا ہے پھلیان اسکی سب کیلون سے بڑی قریب ۱۰ انچ کے ہوتی ہین اور پتہ اس کا نہایت ہی چوڑا ہوتا ہے۔ |
| ۱۰ | کیلا کابلی | یہ کیلا اور کیونڈش دونون نہایت ہی پست قد اور خوبصورت ہوتا ہے جب اسپر گھور نکلتی ہے تو اسکے نکلنے کے واسطے زمین مین گڑھا کھودنا پڑتا ہے |
| ۱۱ | کیلا بمبئی | مشہور قسم خوش ذائقہ۔ |
| ۱۲ | گلاکا | ایضاً |
| ۱۳ | سو مچریا | ایضاً |
| ۱۴ | لال بھوگ یا سورج بھوگ | اسکا خوشہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ |
| ۱۵ | مرتبان یا امرتبان | اس کیلے کے برابر دوسرا کیلا خوش ذائقہ نہین ہوتا اکثر شاعرون نے اسکی تعریف لکھی ہے مسٹر فرمنجر اسکی تعریف بہت کچھ لکھتے ہین۔ |
| ۱۶ | ہزارا | نہایت ہی خوش مزہ قریب ایک گز کے [illegible] لٹکتا ہے۔ |
| ۱۷ | بروائل | نہایت مشہور و معروف کیلا ہے۔ |

**گلاب جامن کا بیان** اس کا درخت بالکل جامن کے مشابہ ہوتا ہے پتون کا فرق غور سے ظاہر ہوتا ہے اور پھل اس کا قریب آلو کے برابر ہوتا ہے اور مثل [illegible]

خوشبو دیتا ہے اور نہایت ہی شیرین ہوتا ہے اور صرف تخم کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے
تازہ تخم بو کر آبپاشی کرتے رہو درخت جلد تیار ہو جاوے گا۔

**لوکاٹ کا بیان۔** لوکاٹ کے واسطے عمدہ ملائم مٹی کی زمین چاہیے اس درخت کا تخم
سہارنپور شمار کیا جاتا ہے لوکاٹ کا درخت بذریعہ تخم اور دبا اور قلم کے تیار ہوتا ہے
تخم بالکل تازہ بویا جاتا ہے ایک دو دن کا رکھا ہوا خراب ہو جاتا ہے سایہ دار جگہ
میں تخم بو کر آبپاشی کرتے رہتے ہیں جب درخت جلد تیار ہو جاتا ہے دو برس تک تبدیل
جگہ کی نہ بھی پیوند کے ذریعہ سے بمشکل اس کا درخت تیار ہوتا ہے اور تخمی دیر میں پھل
دیتا ہے اسوجہ سے شوقین بذریعہ پیوند کے تیار کیا جاتا ہے اور پیوند اس کا مثل آم کے
اسی کے بیجو پر لگایا جاتا ہے۔ باقی اور کارروائی معمولی ہے کھاد اور آبپاشی بھی معمولی
کی جاتی ہے۔ اکثر اس درخت میں مثل آم کے عارضہ بھی پیدا ہو جاتے ہیں اُن کا
علاج مرض شناخت کرکے اور ساتویں فصل دیکھکر کرنا چاہیے۔

**لیچی کا بیان۔** لیچی کا درخت تخم اور پیوند اور دابہ کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے چونا اور
گوبر کا کھاد زیادہ مفید ہے گرمی کے شدت کی آبپاشی کرنے سے پھل نہایت شیرین
ہوتا ہے لیچی کا درخت نہایت خوبصورت اور پست قد اور پتہ سبز سرخی مائل ہوتے
ہیں اسوجہ سے زینت کے لیے باغ میں ضرور لگانا چاہیے۔ تازہ تخم اس کا دو دن
پانی میں تر رکھکر بوتے ہیں جب درخت جلد تیار ہو تو حسب ہدایت جگہ بدلنا چاہیے
اور دبا اس کا شروع بارش میں لگاتے ہیں اور پیوند اس کا اسی کے بیجو پر لگاتے
ہیں زمین اسکے واسطے سیاہی مائل بالو ملی ہوئی عمدہ ہوتی ہے کھاد اور آبپاشی
معمولی طور سے کرنا چاہیے اکثر اسکی جڑوں میں ایک گرد پیدا ہو جاتی ہے جسکی
وجہ سے درخت ضائع ہو جاتا ہے۔ لہذا ہر سال قبل نکلنے نئے پتوں کے جڑیں کھود کر
دیکھنا چاہیے اگر گرد نظر آوے تو اسکو کاٹ کر اور کھاد دیکر جڑیں دبا دینا چاہیے
جڑوں کے کھودنے کے وقت جڑوں کے ریشوں کی حفاظت کرنا چاہیے۔ لیچی
کی تین قسمیں ہیں اول تخمی کسی کام کا نہیں ہوتا محض پیوند کے کام میں آتا ہے۔ دوسرا
پیوندی تیسرا بیدانہ جو سب سے اچھا ہوتا ہے۔

**ناریل کا بیان۔** ناریل مرطوب ملکوں کا درخت ہے گرم ملکوں میں ہرگز قائم نہیں ہوتا

اسکے واسطے دریا کا کنارہ بالوآمیز زمین نہایت ضروری ہے گرم ملکون مین اگر درخت
لگانا ہو تو دریا کے قریب ایک ایک گز گہرے گڈھا کھود کر قریب ایک سیر نمک ملاکر
بھر دین پانچ برس سے پندرہ برس تک کا درخت حسب تقاضائے خاصیت زمین
پھل دیتا ہے تازہ ناریل گڈھے مذکور مین اس طرح دفن کرتے ہین کہ دو تین انگل مٹی
تخم کے اوپر رہے اور ۸ فٹ کے فاصلہ پر درخت لگانا چاہیے اور روزانہ آبپاشی
کرنا چاہیے جڑ کے پاس جو پتے نکلین وہ کاٹ دینا چاہیے اقسام ناریل یہ ہین۔

| نمبر شمار | قسم یا نام ناریل | کیفیت |
|---|---|---|
| ۱ | کارمنڈل کا ناریل | اسکے پھل کا چھلکا چکنا چمکیلا سرخ زردی آمیز ہوتا ہے۔ |
| ۲ | ملک کنارہ کا ناریل | اس کا چھلکا نہایت گہرے سبز رنگ کا اور پھل بیضاوی ہوتا ہے۔ |
| ۳ | ناریل ملابار | اسکے پھل کے اوپر کا حصہ چوڑا اور نیچے کا پتلا ہوتا ہے۔ |
| ۴ | ناریل مالدیوز | اس کا پھل نہایت چھوٹا اور تخمی لمبے ہوتا ہے۔ |
| ۵ | ناریل جزیرہ اکم | اس کا درخت پست قد اور پھل مغز سے بھرا ہوا ہوتا ہے پانی کی جگہ کم ہوتی ہے اور پانی بھی بہت کم نکلتا ہے |
| ۶ | ناریل جزیرہ نکوبار | یہ قسم خلیج بنگالہ مین بکثرت ہے اور پھل تکونہ اور بڑا ہوتا ہے |
| ۷ | ناریل سنگدیپ | اس کا پھل پر مغز نہایت لانبا بیضاوی شکل کا ہوتا ہے۔ |

ناسپاتی کا بیان۔ ناسپاتی کا درخت ہر جگہ عمدہ قسم کی زمین مین پیدا ہوتا ہے اور اس کا
درخت بذریعہ تخم اور قلم اور چشمہ اور دبا اور پیوند کے تیار ہوتا ہے۔ تخمی درخت
اس طرح تیار ہوتا ہے کہ تازہ تخم بویا جاتا ہے اور آبپاشی کی جاتی ہے درخت جمکر تیار ہونے
پر دو برس تک جگہ بدل کر مستقل جگہ قائم کر دیتے ہین اور ماہ پوس مین قلم اس کا
حسب ہدایت مقررہ لگایا جاتا ہے اور پیوندی درخت مثل بیر کے نئی پتیان نکلنے
سے پہلے تیار کیا جاتا ہے اور دبا ایام بارش مین لگایا جاتا ہے ناسپاتی کے درخت کو تمام
عمر کثرت سے پانی کی ضرورت رہتی ہے اور شروع ایام سرما مین جڑین کھول کر کھاد
دیا جاتا ہے یون تو اس کی قسمین کتابون مین سیکڑون لکھی ہین مگر میری نظر سے صرف آٹھ
اقسام گذرے ہین سفید بگو ایرانی گرگین لاہوری کشمیری دیسی سہارنپوری
پھل ختم ہونے پر پرانی بوسیدہ شاخین کاٹ دینا چاہیے۔
نر پھل یعنی ہرفا ریوڑی کا بیان۔ تازہ تخم اس کا بویا جاتا ہے اور آبپاشی کرتے

رہتے ہیں سال میں دو بار پھل دیتا ہے اول ماہ اپریل میں دوئم اگست میں اسکے
پھل میں صرف ایک تخم ہوتا ہے وہی بویا جاتا ہے یہ درخت مرطوب جگہ میں خوب سرسبز
و شاداب ہوتا ہے۔

## فصل چھٹی ترشاوے کا بیان

واضح رہے کہ ترشاوے میں حسب ذیل درختان کا شمار ہوتا ہے۔ ہر اقسام لیمون
سنترا۔ نارنگی ہر اقسام کے کھٹا۔ مٹھا۔ چکوترا۔ ترنج وغیرہ یہ کل اقسام بذریعہ چشمہ
اور داب کے تیار ہوتے ہیں جڑیں کھولکر سبکو کھاد دیا جاتا ہے انکے واسطے سیاہی مائل
ملائم زمین اول درجہ کی ہے پیلی مٹی کی ملائم زمین دوئم درجہ کی شمار کی جاتی ہے زیادہ تر
چشمہ ان کا کھٹا کے بیجو پر تیار کیا جاتا ہے اور خال خال مٹھا کے بیجو پر لگا دیتے ہیں
ان کو تری پانی کا خوف نہ لو کا ڈر اوسط درجہ کی آبپاشی کی ضرورت ہے اب علیحدہ علیحدہ
ہر اقسام کا بیان کیا جاتا ہے۔

کل اقسام کی کھاد دینے کا طریقہ۔ ہر اقسام کے ترشاوہ کی جڑیں ۲ انچہ سے ایک فٹ
کل اقسام کی جاتی ہیں اور جڑوں کے پاس ایک فٹ یا نصف فٹ لانبی لکڑی کی میخ ٹھونک کر
نکال لی جاوے تاکہ سوراخ ہو جاوے اسی طرح چند سوراخ جڑ کے چاروں طرف
کئے جاویں بعدہ ان سوراخوں میں یہ اشیا پانی میں حل کرکے ڈالی جاویں چونا
[illegible] ایک درخت کے واسطے ڈھائی سیر کافی ہے جب تر پانی
جذب ہو جاوے کے بعد [illegible] نمبرا جو فصل انبہ میں بیان ہوا ہے جڑوں کے پاس رکھکر
مٹی سے دبا دینا چاہیے ان اقسام میں شاخ تراشی نہیں کی جاتی ہے صرف پرانی
بوسیدہ شاخیں کاٹ کر دینا چاہیے اور پرانے درختوں کے جڑوں کی جالی اور ریشہ
چھانٹ دینا چاہیے جو کمر کی نہیں۔

ترنج کا بیان۔ ترنج کا درخت بذریعہ چشمہ اور تخم کے تیار ہوتا ہے اور کدو کی بیل
کے سے زیادہ پھلتا ہے۔

چکوترہ کا بیان۔ چکوترہ کا درخت بذریعہ تخم اور پیوند اور قلم اور داب کے تیار ہوتا
[illegible] تخم جاڑوں میں بویا جاتا ہے جڑیں کھول کر معمولی کھاد گوبر اور چونا یا کھاد
جو فصل انبہ میں بیان ہوا ہے دیا جاتا ہے چشمہ اور پیوند داب ایام بارش میں

لگایا جاتا ہے۔ چونا اور گوبر کا کھاد دین اور جڑون مین خشک نمک چھڑکین تو پھل نہایت شیرین ہوگا چکوترا تین قسم کا ہوتا ہے ایک سفید گودے کا دوسرا گلابی گودے کا تیسرے چکوترا جس کا پھل بمزہ اور چھوٹا ہوتا ہے۔

**نارنگی و سنترے کا بیان۔** کل اقسام نارنگی و سنترا بذریعہ چشمہ اور داب کے تیار کیے جاتے ہین اُن کا تخمی درخت نہایت کمزور ہوتا ہے جو زراعت کے واسطے زمین اچھی ہو وہی اسکے کارآمد ہے۔ ہر سال جڑین کھولکر حسب ہدایت فصل ہذا کھاد دینا چاہیے اس مین اکثر مرض پیدا ہوجاتا ہے اس کا تدارک آئندہ فصل دیکھکر کرنا چاہیے نارنگی و کولا وغیرہ کی شاخ تراشی نہین کی جاتی صرف پرانی بوسیدہ شاخین کاٹ دی جاتی ہین اس کا چشمہ عموماً کھٹّا کے پود پر لگایا جاتا ہے داب اور چشمہ لگانے کا وقت بارش کا زمانہ ہے اکثر کاتک مین بھی چشمہ لگاتے ہین مستقل جگہ نصب کرنے کا عمدہ وقت کاتک ہے مگر ایام بارش کا رواج بہت اچھا ہے کیونکہ بارش مین آبپاشی کا تردد نہین ہوتا سنترا بالکل مشابہ کولا نارنگی کے ہوتا ہے صرف وزن پھل اور لذت مین فرق ہوتا ہے۔

### فہرست اقسام نارنگی و سنترا و کولا یہ ہے

| نمبر شمار | نام درخت | کیفیت |
|---|---|---|
| ۱ | سنترا سہارنپوری | مثل سنترا ناگپور کے ہے مگر شیرین کسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ |
| ۲ | سنترا ناگپوری | نہایت ہی مشہور و معروف درخت خوش ذائقہ ہے |
| ۳ | سنترا ابو محمد دل | نہایت خوش ذائقہ ہے خوشہ سے پھلنے والا |
| ۴ | سنترا لاہوری | یہ بھی خوش ذائقہ پھل دیتا ہے |
| ۵ | سنترا اگرہ | اس مین کسی قدر ترشی ہوتی ہے۔ |
| ۶ | سنترا لکھنؤ | نہایت شیرین پھل دیتا ہے |
| ۷ | کولا دیسی | کلان اور بکثرت خوش ذائقہ پھل دیتا ہے |
| ۸ | کولا سوکیٹ | نہایت شیرین اور بکثرت پھل دیتا ہے |
| ۹ | کولا اگرہ | ترشی دار اور بہت بڑا پھل دیتا ہے |
| ۱۰ | کولا مالٹا | مالٹا کے سوا اور کوئی اقسام نہین ہے نہایت کلان نہایت خوش مزہ نہایت شیرین نہایت خوبصورت پھل دیتا ہے۔ |

| نمبر شمار | نام درخت | کیفیت |
|---|---|---|
| ۱۱ | نارنگی سری نگر | مثل کولا دیسی کے پھل دیتا ہے مگر اس سے خوش ذائقہ ہے |
| ۱۲ | نارنگی ہزارا | اس کا پھل قابل تعریف ہے |
| ۱۳ | نارنگی نادن | مثل شیرینی میٹھا پھل دیتا ہے۔ |
| ۱۴ | نارنگی چینا | نہایت خوش ذائقہ خوشبودار پھل دیتا ہے |
| ۱۵ | نارنگی دیسی | معمولی پھل ہوتا ہے |
| ۱۶ | نارنگی سلہٹ یا ولائتی | دیگر اقسام نارنگی سے پھل اس کا بڑا اور چکنا ہوتا ہے ذائقہ بھی معمولی ہے |

**لیموں کا بیان**۔ لیموں کا درخت بھی مثل نارنگی کے تیار کیا جاتا ہے تخمی سے چشمہ وغیرہ کا اچھا ہوتا ہے اور کل باتوں پر عملدرآمد بموجب ہدایت بالا کرنا چاہیے اقسام لیموں یہ ہیں۔

| نمبر شمار | نام درخت | کیفیت |
|---|---|---|
| ۱ | لیموں گلگل | نہایت کلاں اور ترش پھل دیتا ہے |
| ۲ | کاغذی | کلاں گول زرد رنگ کا پھل دیتا ہے اور کثرت سے کارآمد ہے |
| ۳ | مالٹا | کلاں اور شیریں پھل دیتا ہے |
| ۴ | بجورا | نہایت ہی ترش پھل دیتا ہے |
| ۵ | میٹھا | یہ لیموں مثل شربتی کے پھل دیتا ہے مگر شیرینی کسی قدر کم ہوتی ہے۔ |
| ۶ | شربتی | اس پر شیریں پھل لگتا ہے |
| ۷ | گڈریہ | گلگل سے کسی قدر چھوٹا پھل دیتا ہے |
| ۸ | جمیری | نہایت چھوٹا جامن کے برابر پھل دیتا ہے مگر بہت کمیاب ہے |
| ۹ | سلہٹ | اس پر مثل نارنگی کے زرد رنگ کے پھل لگتے ہیں۔ |
| ۱۰ | امل بید | چیورن وغیرہ کے کام آتا ہے |

**کھٹا و مٹھا کا بیان**۔ یہ دونوں قسمیں تخم اور چشمہ وغیرہ کے ذریعہ تیار رہتی ہیں چونکہ بجز پیوند لگانے کے اس سے اور کوئی کام نہیں نکلتا ہے اس وجہ سے عموماً بذریعہ تخم کے تیار کیا جاتا ہے زیادہ تر پیوند کھٹے کے بیج پر لگاتے ہیں مٹھا پر نہایت ہی کم۔

کھٹا اور میٹھا کا پھل اُس حالت مین جبکہ نہ بالکل خام ہو اور نہ بالکل پختہ ہو گدڑی پھل
کا تازہ تخم لے کر بو دیتے ہین پختہ پھل کے تخم کا درخت کمزور ہوتا ہے اور جلد ضائع
جاتا ہے۔ جب درخت چکر چار یا پانچ انگل کا ہو جگہ بدل دینا چاہیے اسی طرح اول
سال مین تین مرتبہ اور دوسرے سال مین دو مرتبہ جگہ بدل دینا چاہیے
دو برس کا پودہ چشمہ لگانے کے واسطے نہایت مناسب ہے اکثر لوگ یکسالہ پودہ
بھی چشمہ لگاتے ہین مگر اسکی پرورش مین بوجہ کمزور ہونے کے توجہ زیادہ کرنا
پڑتا ہے۔ جس وقت درخت چشمہ لگانے کے لائق ہو جاوے دو دو فٹ کے
فاصلہ پر درخت مستقل جگہ قائم کر کے چشمہ باندھا جاوے۔

**ماہتابی کا بیان** ۔ اسکا پھل چکوترہ سے چھوٹا اور کولا وغیرہ سے بڑا ہوتا ہے
اور اسکی اجرا مثل نارنگی وغیرہ کے کی جاتی ہے اسکے اقسام یہ ہین۔ چینی چکیا۔
مالٹا سلٹ۔ ماہتابی بھی نارنگی سنترا کی ایک قسم ہے۔

## فصل ساتوین معالجہ امراض درختان مین

آم کے کم عمر درخت کو عموماً دو عارضہ ہوتے ہین اول تو یہ ہے کہ درخت کے پتے بے وقت
گرنے لگتے ہین بعد ازان ضائع ہو جاتا ہے اور اُس پر سیاہ چونٹے نظر آتے ہین ایسی
حالت مین پتون کو چونہ سے رنگ دینا چاہیے اور جو کھاد اسکے واسطے لکھا گیا ہے
دینا چاہیے دوسرا عارضہ یہ ہے کہ پتے نیلگون ہو کر زرد پڑ جاتے ہین ایسی حالت
مین نیل کے برگ و شاخ کا کھاد دینا چاہیے یا نیل پانی مین گھول کر آبپاشی
چندروز کرے۔

آم کے جوان درختون کے تنہ مین ایک کیڑا اندر لگ جاتا ہے جو نظر نہین پڑتا اسکی
خاصیت یہ ہے کہ اوپر کی طرف سے جڑ کی طرف چلتا ہے رفتہ رفتہ جب یہ جڑ
کے آخری حصہ تک پہونچ جاتا ہے تو درخت یکایک خشک ہو جاتا ہے اسکی
شناخت یہ ہے کہ تنہ کے کسی مقام سے سرخ پانی نکلنے لگتا ہے اس کا علاج یہ ہے
کہ جس مقام سے یہ پانی نکلے اُس مقام سے نیچے کی طرف تنہ مین غار کرنا شروع
کرے کسی مقام پر ایک یا دو کیڑے دستیاب ہون گے اُنکو ہلاک کر کے اُس
مقام پر تمباکو نوشیدنی مین چونا ملا کر بھر دیا جاوے۔ بعض مرتبہ ایسا اتفاق

پڑتا ہے کہ کل درخت کا تنہ کاٹ دینا پڑتا ہے ایسی موقع پر کبھی پس و پیش نکرنا چاہیے
اگر زیادہ لالچ کو کام مین لائیگا تو درخت سے ہاتھ دہونا پڑیگے اگر ایسا اتفاق
پڑے تو درخت کا چند انچ کے قریب تنہ چھوڑ کر کل درخت کاٹ ڈالنا چاہیے پھر
اسمین سے شاخین نکل کر درخت تیار ہو جاوے گا اور نسل قائم رہیگی اگر نو عمر
درخت کے واسطے ہر سال اور نوجوان کے واسطے تیسرے سال کھاد استعمال
ہوتا رہے تو کوئی عارضہ پیدا نہوگا۔
اگر کسی درخت مین باندھا اور گوڑا پیدا ہو جاتا ہے اُسکو کاٹ ڈالنا چاہیے۔
اگر کوئی درخت پھل نہ دیتا ہو یا پھل گر جاتے ہون تو پھول آنے سے پہلے تنہ کے پاس
جہان سے شاخین نکلی ہین اُن شاخون کی جڑ کے پاس ہر ایک شاخ مین لوہے
کی میخ اس پار سے اُس پار تک ٹھونکدی جاوے اگر درخت زیادہ عمر کا ہو تو
ایک میخ تنہ مین اور ایک میخ جڑ کے موسلا مین ٹھونکدی جاوے اگر اسپر بھی حسب
مراد پھل نہ دیوے تو جڑین کاٹین جاوین اور کھاد دیا جاوے جیسا کہ فصل ا نبہ
مین بیان ہوا ہے۔
اگر درختون کے خشکی مائل اور ڈھیلے ہوئے پتے ہو جاتے ہین اور چھال گھنگر گرنے لگتی
ہے ایسی حالت مین نسخہ ذیل پانی مین جوش دے کر ٹھنڈا کر کے آبپاشی کی جاوے
ہلیلہ سوتھا خیس دھنیا کرفتہ نمک سیاہ صندل سفید پانی
اگر درخت کے پتے سمٹے ہوئے ہو جاتے ہین اور پھل خام گرنے لگتے ہین تنہ کی چھال
گھس جاتی ہے اگر یہ مرض پیدا ہو تو سمجھو کہ جڑ مین کیڑا لگا ہے علاج اس کا یہ ہے
کہ سڑی ہوئی مچھلیان اور مچھلہ وغیرہ سے یا مثل اسی کے دوسری سخت اور بدبودار
اور زہریلی چیزون سے آبپاشی کرے یا نسخہ نمبر ۲ جو فصل انبہ مین لکھا گیا ہے استعمال کرے
اگر درخت پھلدار نہو تو گنے کے رس مین گھی اور شہد ملا کر آبپاشی کرے یا گنے
کے رس مین تل یا نمک ... کو ملکر بقدر اندازہ ملادے اور آبپاشی کرے
تو پھل خوب لگین گے۔
اگر کوئی درخت خشک ہو گیا ہو مگر اُسکی جڑ مین جان باقی ہو تو نسخہ ذیل سے سرسبز ہو جاوےگا
لیکن علاج مین دیر نکرنا چاہیے اُسکے واسطے نسخہ مین ... [illegible]

سو رادہلی کا پاتخانہ تھوڑا تھوڑا بقدر انداز ملا کر اور باریک پیش کر درخت کی
ہر شاخ پر لیپ کر دیوے اور یہی مسالحہ پانی مین ملا کر مع کھاد جڑون مین دیکر
آبپاشی کرے -
دوسرا نسخہ یہ ہے کہ درخت کے چارون طرف کی جڑ کے پاس کی مٹی علحدہ کر کے
جڑین کھولکر اور فوراً ہی بکری کو مار کر کے اُسکے پیٹ مین جو غذا غیر منہضم ہو جڑون
مین ڈال کر نئی مٹی سے دبا دو اور ایک گھڑا دودھ سے آبپاشی کر دو مسٹر فرمنجر
تحریر فرماتے ہین کہ سو علاج کا ایک یہی علاج ہے کہ ہر سال کھاد نمبر ۱ جو فصل انبہ
مین بیان ہوا ہے استعمال کرتے رہو اور بے خوف و خطر گھر مین سوتے رہو
اگر درخت نہ بڑھتا ہو اور نہ مرتا ہو تو اُسکے تھالے کی کل مٹی نکال کر جڑین
کھول کر جالی اور ریشہ کاٹ کر کھاد نمبر ۲ مندرجہ فصل انبہ دیکر اوپر سے نئی مٹی
ڈال کر جڑین دبا دو اور تل اور باے برنگ پانی مین پیسکر ہر شاخ اور
تنہ پر لیپ کر دو -
اکثر درخت کے پتے اور ڈالیان چکنی اور سست ہوکر سبزی مائل ہو جاتی ہین
اور پھل کم دینے لگتا ہے اور پھل سڑنے لگتے ہین ایسی حالت مین املی دو حصہ
روغن مادہ گاؤ نصف حصہ ترپھلا تین حصہ پانی مین جوش دیکر ٹھنڈا
کر کے آبپاشی کرتا رہے -
اگر کسی درخت کے پھل مین کیڑا لگ جاتا ہو تو درخت کی کمزور ڈالیان
کاٹ دی جاوین اور تمام درخت چونا اور گندھک کے پانی سے پوت دیا جاوے
اور جب پھل نکل کر کسی قدر بڑے ہو جاوین تو اُن کو بھی پوٹ دینا چاہیے -
اکثر نوعمر درخت نارنگی وغیرہ مین ایک سبز رنگ کا کیڑا پیدا ہو جاتا ہے اُسکو
پکڑ کر مار ڈالنا چاہیے اور جو درخت پھل دینے لگتا ہے اُس مین ایک کیڑا
سرخی مائل پیدا ہو جاتا ہے اور لکڑی کے اندر گھس جاتا ہے جس کی وجہ سے
شاخین خشک ہو جاتی ہین ایسے وقت مین تیز تمباکو اور تجلہ بیسکر
پانی مین حل کر کے بذریعہ پچکاری اُس سوراخ مین داخل کرنا چاہیے
یا سوراخ بڑا کرتا جاوے جہان یہ کیڑا ملے پکڑ کر مار ڈالے اور تمباکو اور تجلہ

مثل آٹا کے پانی مین گوندھ کر وہان بھر دیوے ۔

## نوٹ

درختان ثمرہ کا بھی حال مثل بنی آدم کے ہے جس طرح انسان مبتلا سے مرض ہوتا ہے وہی حال ان درختون کا ہے جس طرح انسان کو لازم ہے کہ وہ وہ تدابیر عمل مین لاوے کہ جس سے تندرستی قائم رہے اسی طرح ان درختون کا بھی ازالہ کرنا لازمی ہے جب مرض قوی ہو جاتا ہے تو کوئی معالجہ کارگر نہین ہوتا لہذا مین اپنے شائقین کو بار بار ہدایت کرون گا کہ نو عمر درختان کو ہر سال چھ سات برس کی عمر سے پندرہ برس کی عمر تک درخت کو تیسرے سال کھاد نمبر ۱ جو فصل انبہ مین لکھا گیا ہے ضرور ضرور دیتے رہین اس سے درخت کل امراض سے بچا رہے گا

## عجیب شعبدہ

بے موسم پھل لگانا۔ اگر کسی درخت مین بے موسم پھل لگانا ہو تو دو تین ماہ پہلے پھل آنے سے مصالحہ مندرجۂ ذیل سے آبپاشی کرو اور یہ شعبدہ دوستون کو دکھلاؤ پھل آنے کا موسم ہو یا نہو مگر پھل ضرور آوے گا لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ درخت ایسا ہو کہ جو کچھ دلون پھل دے چکا ہو تل کی کھلی سرسون کھلی گوبر باسے برنگ سبکو باریک پیسکر گنے کے رس مین ملاکر آبپاشی کرو۔

بے موسم پھول لگانا۔ اگر کسی پھول والے درخت مین بے موسم پھول لگانا ہو تو دو تین ماہ پہلے گنے کے رس مین بلائی قند ملاکر آبپاشی کرو۔

## ایک درخت سے طرح طرح کے ذائقہ کے پھل لینا۔

درخت کی شاخین چاہکو دکر مصالحہ مندرجۂ ذیل لیپ کرنے سے ایک ہی درخت مین طرح طرح کے ذائقہ کے پھل پیدا ہونگے مہوا ۔ گھی ۔ شکر ۔ گولر ۔ گھونگچی ۔ بہیڑہ ۔ کل اجزا باریک پیسکر دودھ مین ملاکر لیپ کرے (تجربہ سادی) ۔

# فصل آٹھوین بارھون مہینہ کے کام مین

گو اس فصل کے لکھنے کی چندان ضرورت نہ تھی کیونکہ کل کام بہ نہایت تشریح کے ساتھ اوپر لکھ چکا ہون مگر احتیاطاً واسطے آگاہی شائقین کے جو کام جس مہینہ مین کرنا چاہیے لکھتا ہون اس سے یہ بات معلوم ہو گی کہ کون کام کس مہینہ مین کرنا چاہیے۔

## ماہ جنوری

پھل لگنے کے بعد اسٹابری کے درخت کی آبپاشی کرنا چاہیے اور لوکاٹ کی بھی آبپاشی ہوتی ہے۔ انجیر۔ آڑو۔ پلم کے درخت چھانٹنا چاہیے اور نوعمر درختون کو پالا سے بچانے کی تدبیر کرنا چاہیے۔

## ماہ فروری

لوکاٹ۔ ناسپاتی۔ آڑو۔ پلم کو سیراب رکھنا چاہیے اناس کے تختے کھود کر جڑون مین نئی مٹی ڈالنا چاہیے اور جو درخت پالے سے بچا نیکے ہین اُنکی حفاظت کرنا چاہیے۔

## ماہ مارچ

انگور اور آم کے درختون کو سیراب رکھنا چاہیے۔ بیر کے درخت کی چھٹائی کرنا چاہیے جبکہ پھل ختم ہو جاوین۔ کیلے کے درختون مین تازہ گوبر دینا چاہیے اگر ضرورت سے زیادہ گھنے درخت ہون نکال کر دوسری جگہ نصب کر دینا چاہیے۔

## ماہ اپریل

اسٹابری و آم کے نوعمر درخت کو یہ مہینہ نازک ہے آبپاشی خوب ہونا چاہیے

## ماہ مئی

ہر ایک نوعمر درختون کے واسطے یہ مہینہ بھی نازک ہے لہذا آبپاشی کا انتظام اچھا کرنا چاہیے۔

## ماہ جون

ہر ایک درخت کے انشا اور پیوند اور دبا کی کارروائیان شروع ہوجاتی ہین بشرطیکہ بارش شروع ہوگئی ہو - ورنہ نو عمر درختون کی آبپاشی کا انتظام عمدہ رکھنا چاہیے

## ماہ جولائی

اس وقت مین کل کارروائی چشمہ پیوند انشا دبا وغیرہ کی کرنا چاہیے اور اسی مہینہ مین انناس کے درخت تیار کرنا چاہیے

## ماہ اگست

اس مہینہ مین ہر ایک درخت کا چشمہ اور پیوند اور قلم لگایا جاتا ہے اور آم کے تخم بونا چاہیے انناس کے درخت ٹھونٹون کے ذریعہ سے تیار کرانا چاہیے -

## ماہ ستمبر

آڑو اور کھٹا کے تخم بونا چاہیے ناریل کے پرانے پتہ چھانٹنا چاہیے -

## ماہ اکتوبر

اسٹابری نصب کرنا چاہیے - بادام - شریفہ - امرود - آڑو - آلو بخارا - پلم - اسٹابری کے بیج بونا چاہیے -

## ماہ نومبر

آم آڑو - پلم - انگور کی جڑاین کھول کر کھاد دینا چاہیے اور آبپاشی شروع کرنا چاہیے اور انگور کے درخت چھانٹنا چاہیے -

## ماہ دسمبر

جن درختون کو پالہ سے خوف ہے اُس کا تدارک بذریعۂ آبپاشی یا دوسرے طریقہ سے کرنا چاہیے کیونکہ اس مہینہ سے پالا گرنا شروع ہوجاتا ہے -

خاتمۃ الطبع - الحمد للہ کہ یہ رسالہ فیض مقالہ کاشف رموز باغبانی فیج فن کسانی اسرار باغبانی من تصنیف ماہر فن یکتا جناب پنڈت بنواری لال صاحب عطا متوطن قصبہ شمس آباد مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین حسب ارشاد مالک مطبع رائے بہادر منشی پراگ نرائن صاحب ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء طبع ہوکر نفع بخش جہان ہوا